الفرقان

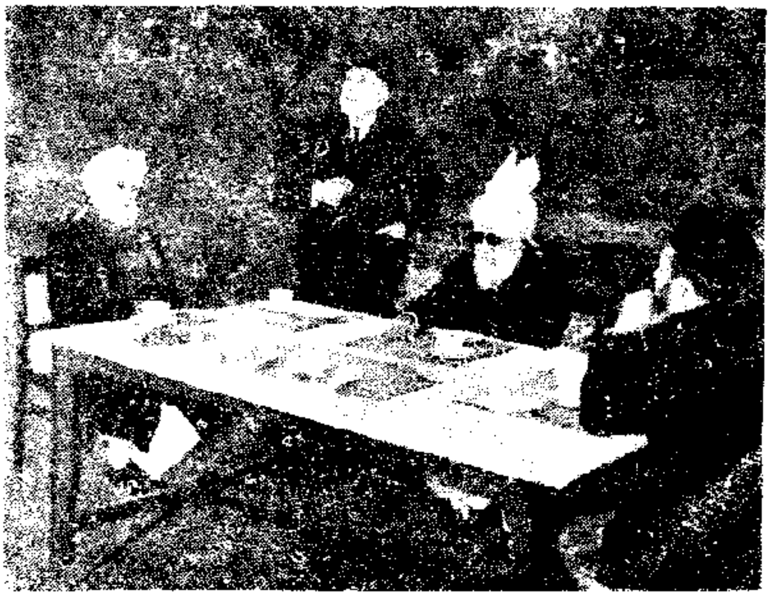

محترم السید منیر الحصنی
آف دمشق

ایک دعوت چائے میں ربوہ میں تشریف فرما رہے ہیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بھی تشریف فرما ہیں۔ یہ دو سال پیشتر کا واقعہ ہے۔ محترم السید منیر الحصنی کی ۷۳ء کے سالانہ جلسہ ربوہ میں شرکت کی مناسبت سے یہ فوٹو شائع کیا جا رہا ہے۔

مدیر مسئول

ابو العطاء جالندھری

جنوری ۱۹۷۵ء

الانتباہ

حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ امام مہدی علیہ السلام نے ۱۹۰۷ء میں اعلان فرمایا :-

"کئی مرتبہ زلزلوں سے پہلے اخباروں میں میری طرف سے شائع ہو چکا ہے۔ کہ دنیا میں بڑے بڑے زلزلے آئیں گے۔ یہاں تک کہ زمین زیروزبر ہوجائیگی۔ پس وہ زلزلے جو فرانسسکو اور فارموسا وغیرہ میں میری پیشگوئی کے مطابق آئے وہ سب کو معلوم ہیں لیکن حال میں ۱۶ اگست ۱۹۰۶ء کو جو جنوبی حصہ امریکہ یعنی چلی کے صوبہ میں ایک سخت زلزلہ آیا وہ پہلے زلزلوں سے کم نہ تھا جس سے پندرہ (۱۵) چھوٹے بڑے شہر اور قصبے برباد ہوگئے اور ہزارہا جانیں تلف ہوگئیں اور دس لاکھ آدمی اب تک بے خانماں ہیں۔ شاید نادان لوگ کہیں گے کہ یہ کیونکر نشان ہوسکتا ہے یہ زلزلے تو پنجاب میں نہیں آئے۔ مگر وہ نہیں جانتے کہ خدا تمام دنیا کا خدا ہے نہ صرف پنجاب کا اور اس نے تمام دنیا کے لئے یہ خبریں دی ہیں۔ یہ صرف پنجاب کے لئے بدقسمتی ہے کہ خدا تعالی کی پیشگوئیوں کو ناحق ٹال دینا اور خدا کی کلام کو غور سے نہ پڑھنا اور کوشش کرتے رہنا کہ کسی طرح حق چھپ جائے مگر ایسی تکذیب سے سچائی چھپ نہیں سکتی۔

یاد ہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے پس یقیناً سمجھو کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یوروپ میں بھی آئے اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اسقدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے چرند پرند بھی باہر نہیں ہوں گے اور زمین پر اسقدر سخت تباہی آئیگی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیروزبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین اور آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہونگی یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں انکا پتہ نہیں ملیگا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونیوالا ہے؟ اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہوجائیں گے۔

(آگے صفحہ ج پر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۲۵ ★ شمارہ (۱)

ذوالحجہ ۱۳۹۴ھ و محرم الحرام ۱۳۹۵ھ
صلح ۱۳۵۴ ہجری شمسی
جنوری ۱۹۷۵ء

صلحاء و اولیاء کا زرّیں اصل
کس بنظر یا بعبد یقینے نہ شد
تا بہ نظر غیر ز ملہ یقینہ شد

ماہنامہ **الفرقان** ربوہ

مدیر مسئول ابو العطاء جالندھری

مجلس تحریر
صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب - ربوہ
خان بشیر احمد صاحب رفیق - لندن
مولوی دوست محمد صاحب شاہد - ربوہ
مولوی عطاء المجیب صاحب راشد - ربوہ

الفہرست

• قیامت خیز زلزلہ	ایڈیٹر	صفحہ ۲
• نورِ اولین صلی اللہ علیہ وسلم	جناب ثاقب زیروی صاحب	" ۴
• شذرات	ایڈیٹر	" ۵
• کیا بیت گئی دیوانوں پر؟ (نظم)	جناب ثاقب زیروی صاحب	" ۱۳
• از باغباں بترس کہ من شاخِ مثمرم (نظم)	جناب عبد المنان صاحب ناہید	" ۱۴
• غزل	جناب منظور احمد صاحب	" ۱۵
• راہ وفا میں آتی ہیں ایسی بھی منزلیں - (نظم)	جناب مرزا محمد واحد صاحب	" ۱۶
• فتنۂ تکفیر کا واقعاتی جائزہ	محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد	" ۱۷
• ہمارا ایک اور کامیاب ترین جلسہ سالانہ	محترم مولانا دین محمد صاحب شاہد ایم اے	" ۳۹
• مری فردِ جرم میں درج ہو مرے سر پہ ہے یہ گناہ بھی (نظم)	جناب ثاقب زیروی صاحب	" ۴۸
• عقیدہ ختم نبوت اور دوام فیض محمدی	ایڈیٹر	" ۵۱

اداریہ

قیامت خیز زلزلہ

قرآنی پیشگوئی کا ایک ظہور

(۱)

پاکستان کے شمالی علاقہ ضلع سوات اور ضلع ہزارہ میں ۲۸ دسمبر ۱۹۷۴ء کو عین نماز مغرب کے وقت ایک شدید، ہولناک اور قیامت خیز زلزلہ آیا جس سے ہزاروں انسان ایک جھپک میں لقمۂ اجل بن گئے اور بے شمار انسان سخت زخمی و مجروح ہو گئے۔ بے سروسامان اور بے گھر ہو گئے۔ حیات "قیامتِ صغریٰ" کے زیر عنوان لکھتے ہیں:

"گاؤں کے گاؤں اور بستیوں کی بستیاں پیوندِ زمین ہو گئی ہیں زلزلہ نہیں قیامتِ صغریٰ تھی ..... آخری رپورٹ کے مطابق ۷۴ ہزار افراد ہلاک اور ۱۵ ہزار زخمی ہوئے ہیں۔ غرضیکہ ایک قیامت ہی قیامت ہے۔"

(حیات لاہور ۱۰ جنوری ۱۹۷۵ء)

روزنامہ مشرق لاہور نے لکھا ہے:۔

"وادیٔ قراقرم کا بیشتر علاقہ میدانِ حشر کا منظر پیش کر رہا ہے اور یہاں کھنڈرات، لاشوں اور زخمیوں کے سوا کچھ نظر نہیں آتا۔ یتیموں، بیواؤں، بے گھروں اور لاوارث انسانوں کا ایک انبوہ کثیر ہے جو آسمان کی کھلی اور یخ بستہ چھت کے نیچے نہایت کس مپرسی میں شب و روز بسر کر رہا ہے۔"

(مشرق لاہور ۶ جنوری ۱۹۷۵ء)

یہ زلزلہ اس صدی کا شدید ترین زلزلہ سمجھا جا رہا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان سطور کے لکھے جانے کے وقت (۸ جنوری ۱۹۷۵ء) تک نہ ہلاک ہونے والوں کی صحیح تعداد معلوم ہو سکی ہے اور نہ ہی زخمیوں کا پورا اندازہ کیا جا سکا ہے یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ کتنے لوگ بے گھر اور بے سہارا ہو گئے ہیں۔ مالی خسارہ کا اندازہ لگانا تو ابھی بالکل ناممکن ہے۔ سارے علاقہ پر ایک قیامت چھا رہی ہے اور سارا ملک سوگوار بن رہا ہے

(۲)

اللہ تعالیٰ نے آخری زمانہ کے زلازل کے بارے میں قرآن مجید میں ایک سورۃ نازل فرمائی ہے:۔

"اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝
وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ اَثْقَالَهَا ۝ وَ
قَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۝ يَوْمَئِذٍ

تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا ۙ بِاَنَّ رَبَّكَ
اَوْحٰى لَهَا ؕ يَوْمَئِذٍ يَّصْدُرُ النَّاسُ
اَشْتَاتًا ۙ لِّيُرَوْا اَعْمَالَهُمْ ؕ فَمَنْ
يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ ؕ
وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ۝"

(سورۃ الزلزال پارہ ۳۰)

ترجمہ: یاد کرو جب انسانوں پر شدید زلزلے آئیں گے اور زمین اپنے بوجھ اور خزانوں کو باہر نکال دے گی۔ تب انسان حیرت سے کہے گا کہ زمین کو کیا ہو گیا ہے؟ اس وقت زمین اپنی خبریں بیان کرے گی اور کہے گی کہ یہ اس لئے ہو رہا ہے کہ تیرے رب نے اس پر وحی نازل کی ہے اس وقت لوگ مختلف گروہوں میں بٹ جائیں گے تا انھیں ان کے اعمال بصورتِ جزا دکھائے جائیں جس انسان نے ذرہ بھر بھی نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھے گا اور جس نے ذرہ کے برابر بدی کی ہوگی وہ اُسے دیکھے گا۔"

امام خازن اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں:۔

"وفی وقت ھذہ الزلزلۃ قولان
احدھما وھو قول الاکثرین انھا
فی الدنیا وھی من اشراط الساعۃ
والثانی انھا زلزلۃ یوم القیامۃ۔"

(تفسیر خازن جلد ۶ صفحہ ۲۳۲ مطبوعہ مصر)

کہ اس زلزلے کے وقت کے بارے میں اکثر مفسرین کا تو یہی قول ہے کہ یہ دنیا میں آنے والے زلزلے ہیں جو قیامت کی علامات میں سے ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ اس سے قیامت کے دن کا زلزلہ مراد ہے۔

اس سورۃ کریمہ کی آیات پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آخری زمانہ کے زلازل کی پیشگوئی پر مشتمل ہے یہ اس زمانہ کی بات ہے جب زمین اپنے خزانے اگل رہی ہوگی اور معدنیات و آثارِ قدیمہ کے بے شمار انکشافات ہو رہے ہونگے اور انسان حیرت زدہ ہوگا کہ زمین میں کتنے تغیرات اور کتنی ترقیات ہو رہی ہیں۔ زمین اپنی خبریں بیان کرے گی یعنی اہل زمین کو اطلاعات اور نشریات کے غیر معمولی سامان میسر آ جائیں گے۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوگا کہ تیرے رب نے زمین کو وحی کی ہوگی یعنی زمین پر خدا کا مامور مبعوث ہو چکا ہوگا اور وہ خدا کی وحی اکنافِ عالم میں پہنچا رہا ہوگا۔ اس زمانہ میں انسان مختلف گروہوں اور ازموں میں بٹ کر اپنے اپنے منشور اور پروگراموں کے تجربے کر رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نیکی اور بدی، اچھے کاموں اور بُرے کاموں کے نتائج سے انسانوں کو آگاہ کرے گا۔ اور خدا کی وحی کی بات پوری ہوگی۔

اس سورۃ کریمہ پر تدبّر اور موجودہ زلزلہ کے حالات کو جاننے کے بعد ہر خدا پرست انسان اسی نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ اس پیشگوئی کا ایک عظیم ظہور موجودہ زلزلہ کی صورت میں ہوا ہے۔ اے کاش! انسان عبرت حاصل کریں اور حق کی طرف رجوع کریں۔

—— (۳) ——

ایسے خدائی عذاب کے بعد کیا کرنا چاہیئے۔ اور عام مسلمان کہلانے والے کیا کر رہے ہیں؟ مدیر الاعتصام لکھتے ہیں:۔

"صوبہ سرحد کے بعض نواحی علاقوں میں
جو قیامت خیز زلزلہ آیا ہے (باقی صفحہ ۲۸)

نورِ اولیں صلی اللہ علیہ وسلم ۱؎

محترم جناب ثاقب زیروی صاحب مدیر "لاہور" نے یہ ایمان افروز نظم الفرقان کے سیرۃ خاتم النبیین نمبر کے لئے ارسال فرمائی تھی۔ ایک غلطی کے باعث اس نمبر میں شائع نہیں ہو سکی جس کا افسوس ہے قارئین کرام لطف اندوز ہوں۔ (ایڈیٹر)

وہ روضۂ نبیؐ کے نظاروں کی روشنی
اُتری ہوئی زمیں پہ ستاروں کی روشنی

ہوتی ہے چاندنی سے بھی بڑھ کر حسین تر
اس سرزمیں کے راہ گزاروں کی روشنی

فردوس رنگ و بو ہے کہ صحرائے نجد ہے
کتنی نظر نواز ہے خاروں کی روشنی

ساری بصیرتیں ہیں محمدؐ کے نام سے
دیکھے تو کوئی دل کے دیاروں کی روشنی

اس نور کے کہکشاں میں بڑی احتیاط سے
پھیلی ہوئی ہے نور کے دھاروں کی روشنی

غارِ حرا کو بھی نہ فراموش کیجئے
بنیادِ حق ہے ایسے ہی غاروں کی روشنی

پھر گلستاں میں گریۂ شبنم کا قحط ہے
پھر تیز ہو گئی ہے شراروں کی روشنی

ہو التفات کشتیٔ امت کے ناخدا!
پھر دور ہو رہی ہے کناروں کی روشنی

دنیا میں ہر قدم پہ ہے ثاقب کی رہنما
اس نورِ اولیںؐ کے اشاروں کی روشنی

۱؎ خواب میں حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک کی زیارت سے مشرف ہو کر۔

شذرات

۱۔ قومی اسمبلی غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی مجاز نہیں

روزنامہ نوائے وقت لاہور لکھتا ہے کہ:۔

"تحریک استقلال کے سابق سیکرٹری جنرل ملک
غلام جیلانی نے کہا ہے کہ قادیانیوں کو اقلیت
قرار دینے کے بارے میں قومی اسمبلی کے فیصلے
کو وہ تسلیم نہیں کرتے کیونکہ اُن کی رائے میں
قومی اسمبلی ایسا فیصلہ کرنے کی مجاز نہیں
ہے۔ انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ جماعت
احمدیہ کے سربراہ مرزا ناصر احمد محب وطن
مسلمان ہیں۔"

(نوائے وقت ۔ [illegible] دسمبر ۱۹۷[illegible]ء)

الفرقان:۔ ہم امید رکھتے ہیں کہ جس حقیقت کو ملک غلام جیلانی صاحب نے برملا بیان کر دیا ہے اس ملک کے کروڑوں باشندے انشاء اللہ العزیز جلد اس کا اعتراف کریں گے۔

۲۔ یہ فیصلہ "اسلام کے تقاضا" کے مطابق نہیں۔

ماہنامہ طلوع اسلام لاہور کے مدیر ستمبر کے قومی اسمبلی کے فیصلہ کے متعلق لکھتے ہیں کہ:۔

"اس مسئلہ کے متعلق حکومت نے کہا ہے کہ
اسے "عوام کے مطالبہ" کے مطابق حل کیا
گیا ہے یہ نہیں کہا گیا کہ یہ اسلام کا
تقاضا تھا۔"

(طلوع اسلام لاہور ۔ نومبر ۱۹۷[illegible]ء صفحہ ۶)

الفرقان:۔ گویا خود حکومت بھی سمجھتی ہے کہ یہ قرارداد اسلام کے تقاضا کے مطابق نہیں ہے محض عوام کو مشتعل کر کے قرارداد پاس کرائی گئی ہے۔

۳۔ عوام کی پیروی کرنے والے راہِ خدا سے بھٹک جاتے ہیں

ماہنامہ محدث لاہور درس القرآن میں لکھتا ہے:۔

"اکثریت عوام کی ہوتی ہے اور عوام
کالانعام ہوتے ہیں۔ ان کی خدمت تو
کی جا سکتی ہے لیکن ان سے رہنمائی
حاصل نہیں کی جا سکتی۔ جو لوگ ان کی
خواہشات کی حمایت کا دم بھرتے ہیں
وہ بھٹک کر ہی رہتے ہیں جیسا کہ آج
کل مغربی جمہوریت کے نام پر ہو رہا ہے
وَإِنْ تُطِعْ أَكْثَرَ مَنْ فِي الْأَرْضِ
يُضِلُّوكَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ۔ (انعام
ع ۱۴) اے پیغمبر! اکثر لوگ تو دنیا میں ایسے ہیں

کہ اگر اُن کے کہنے پر چلو تو تم کو راہ خدا سے
بھٹکا کر چھوڑیں۔"

(محدّث۔ رمضان المبارک ۱۳۹۴ھ صفحہ ۱۳)

الفرقان:۔ اس سے واضح ہے کہ "عوام کی خواہشات" کے مطابق کیا گیا فیصلہ ضلالت اور گمراہی کے سوا کچھ نہ ہوگا۔

۴۔ احمدیوں کو کافر قرار دینا مولویانہ ضد اور احمقانہ سیاست ہے

مولوی عبدالعلیم استاد دارالعلوم حقانیہ نے لکھا ہے کہ:۔

"تمام مسلمان چونکہ دیکھتے ہیں کہ مرزائی
جماعت والے صوم و صلوٰۃ کے پابند
ہیں اور مرزائی مذہب کے اصول و فروع
میں قرآنی نصوص اور احادیث کے بعد التحریف
استدلال کرتے ہیں۔ مگر یہ تحریفات اور عقائد
میں ردّ و بدل چونکہ عامیانہ فہم سے بالاتر
ہے لہٰذا عوام ان کو ان کے ظاہری
اعمال کی بناء پر ملّت میں شامل سمجھتے
تھے اور ان کے خلاف تکفیر کا فتویٰ مولویانہ
ضد یا احمقانہ سیاست سمجھتے تھے۔"

(الحق۔ نومبر ۱۹۷۴ء صفحہ ۵)

الفرقان:۔ جب احمدیوں کے اعمالِ صالحہ کی بناء پر تمام مسلمان احمدیوں کو ملّتِ اسلامیہ میں شامل سمجھتے تھے اور احمدیوں کی تکفیر کو مولویانہ ضد قرار دیتے تھے تو اب عوام کے نام پر قومی اسمبلی کا فیصلہ کرنا کیونکر درست ہو سکتا ہے؟

۵۔ مولویانہ ضد کی ایک بدترین مثال

ہفت روزہ خدام الدین لاہور کے مدیر نے زیر عنوان "بے حیا باش وہرچہ خواہی کن" لکھا ہے کہ:۔

(الف) "تحریک استقلال کے سابق سیکرٹری جنرل
ملک غلام جیلانی نے ۲۲ر دسمبر کے روزنامہ
نوائے وقت کے مطابق قادیانیوں کے بارے
میں قومی اسمبلی کے فیصلے کو غلط قرار دیتے
ہوئے مرزا ناصر کو مسلمان قرار دیا ہے۔"

(ب) "ہم ملک صاحب سے عرض کریں گے۔ یہ
مسئلہ گکھڑ زئی اور افغان کا نہیں بلکہ قادیانی
اور مسلمان کا ہے اور قادیانی عالم اسلام کے
قلب میں ناسور اور پاکستان کے ماتھے پر
ایک بدنما داغ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر
اس کے باوجود بھی وہ ان کو مسلمان قرار
دینے پر مُصر ہیں تو ہم سوائے اس کے اور
کیا کہہ سکتے ہیں کہ ؎
بے حیا باش ہرچہ خواہی کُن!"

(خدام الدین لاہور۔ ۳ر جنوری ۱۹۷۵ء صفحہ ۲)

الفرقان:۔ مدیر خدام الدین نے ملک غلام جیلانی صاحب کو یا جماعت احمدیہ کو جو کچھ کہہ دیا ہے وہ اس سے بڑھ کر اور بہت کچھ کہہ سکتے ہیں۔ حدیث نبوی ہے۔ مِنْ عِنْدِهِمْ تَخْرُجُ الْفِتْنَةُ وَفِيهِمْ تَعُودُ کے مطابق ابھی ان کے ترکش میں بہت زہریلے تیر باقی ہیں۔ ہم تو وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ ہی کہتے ہیں۔

۶۔ مسجدوں کے جلائے جانے پر درد مند ہندو روتے ہیں مگر مُسلمان ....

پیلی بھیت (بھارت) میں گزشتہ دنوں ہندو مسلم فسادات کے سلسلہ میں روزنامہ مشرق لاہور کی خبر ہے:۔

"لکھنؤ۔ ۱۵ر جنوری (م ن ا) بھارت کے شہر پیلی بھیت میں مسلم کش فسادات کے دوران مسلمانوں کی پچاس لاکھ روپے کی املاک کو لوٹا اور جلایا گیا۔ اس دوران ہندو غنڈوں نے چھ بڑی مساجد اور چار چھوٹی مساجد کو جلا کر شہید کر دیا۔ وزیر اعلیٰ یوپی مسٹر بہوگنا نے متاثرہ علاقہ کا دورہ کیا تو مسلمانوں نے انہیں اپنی جلی ہوئی املاک اور مساجد دکھائیں۔ مسٹر بہوگنا اس موقع پر مسلمانوں کی تباہی دیکھ کر بے اختیار رو پڑے اور انہوں نے اپنے آنسو پونچھتے ہوئے کہا کہ یہ واقعہ ہندوستان کیلئے بڑا شرمناک ہے۔"

(مشرق لاہور ۱۶ر جنوری ۱۹۷۵ء)

الفرقان:۔ ہندو وزیر نے غنڈوں کے ہاتھوں جلائی گئی مسلمانوں کی مسجدوں پر آنسو بہائے اور اس واقعہ کو "بڑا شرمناک" قرار دیا۔ خدا کا شکر ہے کہ ابھی ایسے لوگوں سے یہ دنیا خالی نہیں ہوئی جو اختلاف مذہب اور عقیدہ کے باوجود خانۂ خدا کی اپنے ہم مذہبوں کے ہاتھوں آتشزدگی پر دکھ اور درد محسوس کرتے ہیں۔ کاش! "مسلمانوں" کے ہاتھوں جلائی جانے والی پاکستانی احمدیہ مساجد پر درد مند مسلمان بھی اپنے فرائض بلا خوف لومۃ لائم ادا کر سکیں۔

۷۔ قومی اسمبلی میں احمدیوں نے مولویوں کی زبان بند کر دی

ملک نور الحسن صاحب وڈرائم اپنے ایک خط مندرجہ ہفت روزہ اہلحدیث لاہور میں لکھتے ہیں:۔

"۲۱ر نومبر کو جمعیۃ علمائے پاکستان کا ایک نمائندہ وفد واربرٹن پر بھی آیا۔ بڑی تقریریں ہوئیں لیکن مولوی عبد الستار خان نیازی صاحب کو اس قدر بڑا دکھ ہوا کہ وقت کا کچھ خیال نہیں کیا۔ اس نے اوّل سے آخر تک حضرت شاہ شہید فی سبیل اللہ علمائے دیوبند اور جماعت اہلحدیث کے خلاف ہی سارا وقت صرف کیا جو جو طعنے دیئے اور مسئلے اس نے کہے وہ بہت تھے ان میں سے دو چار جو یاد رہے وہ یہ تھے۔ سوال یہ ہے کہ یہ کس حد تک صحیح ہیں اور شریعت کی رُو سے اُن کا کیا مطلب اور کیا حکم ہے؟ علمائے دیوبند پر الزام ہے کہ وہ (۱) کہتے ہیں کہ کوا حلال ہے۔

(۲) قاسم نانوتوی نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی آ بھی جائے تو ختم نبوت میں فرق نہیں آتا۔ مولوی اسمٰعیل کہتا ہے کہ خدا ہزاروں محمدؐ پیدا کر سکتا ہے

چنانچہ مرزائیوں نے قومی اسمبلی میں آئین
پیش کرکے ان مولویوں کی زبان بند
کر دی تھی۔ اس کو آخر ہم نے ہی حل کیا۔
کہ ہم ان کو مقتدا نہیں مانتے۔ لکھتے ہیں تو
لکھتے رہیں۔ کیا شہید واقعی اندر جاتے گرنتھ
کے ساتھ اور لیظام سکھوں سے ترستے تھے؟
(۳) یہ کہتے ہیں کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے؟
(۴) کیا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عرش
و کرسی سے بھی آگے چلے گئے تھے؟
(۵) یہ بات بھی ان کے مولویوں نے کہی ہے
کہ ابلیس کا علم حضورؐ سے زیادہ ہے۔"
(اہل حدیث لاہور۔ ۱۳ دسمبر ۱۹۷۴ء)

الفرقان:۔ اگر بات دلیل کی ہو تو احمدی یقیناً غالب ہیں۔ اس کا اعتراف مخالف بھی کرتے ہیں لیکن اگر دھینگا مشتی کو جائے تو احمدی کیا کر سکتے ہیں؟

۸۔ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کی خدمتِ دین کا ایک اور پہلو

روزنامہ "ڈان" کراچی نے مندرجہ ذیل خبر شائع کی ہے:۔

"بفاسٹ (آئرلینڈ) ۱۰ نومبر ۱۹۷۴ء۔
ٹمپلٹن فاؤنڈیشن کے انعام برائے ارتقاءِ
مذہب کے یوروپین دفتر نے یہاں اعلان
کیا ہے کہ بلجیم کی ملکہ فیبولا کو فاؤنڈیشن کے
نئے ججوں میں سے ایک جج کی حیثیت سے
مقرر کیا گیا ہے۔ ٹمپلٹن انعام کا دو سال قبل
اسی طرح مذہب کی ترویج و ترقی کے لئے
آغاز ہوا تھا جیسے بعض دوسرے مشہور
انعامات سائنس اور کلچر کی خدمت کر چکے
ہیں۔ اعلان میں مزید کہا گیا ہے کہ چوہدری
محمد ظفر اللہ خان صاحب سابق صدر عالمی
عدالت انصاف ہیگ اسی انعام کے پانچ
ججوں میں سے ایک ہوں گے جو بدستور
مذکورہ فاؤنڈیشن سے متعلق خدمات بجا لاتے
رہیں گے۔" (ڈان۔ ۱۱ نومبر ۱۹۷۴ء)

الفرقان:۔ انشاء اللہ یورپین اور مسیحی طبقوں تک اسلام کے پہنچانے کا یہ بھی ایک ذریعہ ہوگا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔ آمین

۹۔ احمدیوں کے مسئلہ کا حل اور معرکۂ کربلا

روزنامہ نوائے وقت راوی ہے کہ:۔

"وزیر قانون نے کہا کہ قائد عوام (ذوالفقار
علی بھٹو) نے قادیانیوں کا نوے سالہ پرانا
مسئلہ اپنی سیاسی بصیرت سے حل کیا ہے
یہ ان کا بڑا کارنامہ ہے کہ تاریخ اسلام میں
معرکہ کربلا کے بعد یہ سب سے اہم واقعہ
ہے۔ قائد عوام نے یہ مسئلہ مولانا مودودی
مولانا مفتی محمود یا پاکستانی ہندو دلی جماعتوں
کے دباؤ کے تحت حل نہیں کیا۔ یہ لوگ تو
نہیں چاہتے تھے کہ یہ مسئلہ حل ہو تاکہ یہ
لوگ اسے ہماری حکومت کے خلاف ایک

سیاسی حربہ کے طور پر استعمال کر سکیں۔"

(نوائے وقت لاہور ۱۷ نومبر ۱۹۷۴ء)

الفرقان:۔ گویا یہ سارے سیاست کے کھیل ہیں۔ خدا ترسی اور دینداری ان لوگوں کے مدنظر نہ تھی۔ واقعۂ کربلا میں ظلم ہوا تھا۔ اب پھر وہی صورت پیدا کی جا رہی ہے۔

۱۰۔ اپوزیشن لیڈروں کی سیاست اور مسئلہ ختم نبوت

صوبائی وزیر پارلیمانی امور سردار صغیر احمد نے کہا کہ:۔

"پیپلز پارٹی نے ختم نبوت کا مسئلہ خوش اسلوبی سے حل کیا ہے۔ اس مسئلہ کا حل سانحہ کربلا کے بعد سب سے بڑا اسلامی تاریخی واقعہ ہے۔ قادیانی مسئلہ حل کر کے وزیراعظم بھٹو نے اپوزیشن لیڈروں کی سیاست ختم کر کے رکھ دی ہے۔"

(امروز لاہور ۱۰ نومبر ۱۹۷۴ء)

الفرقان:۔ گویا دونوں طرف سیاست ہی چلائی جا رہی تھی۔ مذہب کا تو یونہی نام لیا جا رہا تھا۔

۱۱۔ ایک "قیمتی" اور "قابل قدر" مشورہ

مدیر روزنامہ نوائے وقت لکھتے ہیں کہ:۔

"اللہ تعالیٰ سے بارش کے لئے دعا کرتے وقت ہمیں یہ بھی سوچنا چاہئیے کہ ابر باراں کہیں اس لئے تو نہیں رُک گیا کہ ہماری بداعمالیوں، گناہوں، کوتاہیوں کے باعث ہم سے ناراض تو نہیں ہو گیا کہیں اللہ تعالیٰ نے اس لئے تو ہم سے منہ نہیں پھیر لیا کہ ہم اس کی بتائی ہوئی راہ سے ہٹتے جا رہے ہیں۔"

(نوائے وقت لاہور ۲ دسمبر ۱۹۷۴ء)

الفرقان:۔ کاش کہ لوگ اس مشورہ پر عمل پیرا ہوں۔ ایڈیٹر صاحب نے بات بڑی اچھی لکھی ہے۔

۱۲۔ اسلامی طرزِ معاشرت صرف "قادیانی گھرانوں" میں ہے۔

ڈاکٹر سید محمد عبداللہ صاحب صدر شعبہ دائرہ معارفِ اسلامیہ نے مدیر الحق کو لکھا:۔

"ایک خیال یہ بھی پھیلایا جا رہا ہے کہ مسلمانوں کا حقیقی طرزِ معاشرت قادیانی گھرانوں میں ہے۔ عام تعلیم یافتہ مسلمان تو اس معاشرے سے بیزار ہی نظر آتے ہیں۔ تعلیم یافتہ غیر قادیانی گھرانوں میں پردہ داری، صیام داری، حج اور جماعت کی پابندی بلکہ خود نماز کا التزام، قرآن مجید سے تعلق، محض تلاوت کی وغیرہ کی حد تک بھی اب بالکل مفقود ہے۔"

(الحق اکوڑہ خٹک، نومبر ۱۹۷۴ء ص ۴۲)

الفرقان:۔ کیا احمدیوں کا حقیقی اسلامی طرزِ معاشرت کا اپنانا ہی تو دوسروں کی نظر میں کھٹک نہیں رہا؟ کیا اسی وجہ سے احمدی موردِ عتاب ہیں؟ سچ ہے الناس اعداء لما جهلوا۔

۱۳۔ سُنّیوں کو شیعوں کے خلاف بھڑکایا جا رہا ہے۔

مولانا محمد اسحاق صاحب سندیلوی علیحدہ شیعہ دینی نصاب تعلیم کے فیصلہ پر سُنّیوں کو ابھارتے ہوئے لکھتے ہیں:—

"کیا اہلِ سنّت کی حمیتِ دینی بالکل مُردہ ہو چکی ہے؟ اگر نہیں تو اس کی زندگی کا ثبوت دینے کا یہی وقت ہے۔ انہیں اس فیصلہ کے خلاف شدت کے ساتھ پُرامن احتجاج کرنا چاہیئے اور ثابت کر دینا چاہیئے کہ جب تک سُنّیوں کا ایک فرد بھی زندہ ہے اس وقت تک یہ نظامِ تعلیم نافذ نہیں ہو سکتا۔"

(الحق۔ جنوری ۱۹۷۵ء صفحہ ۲)

الفرقان:— حکومت شیعہ طلباء کے لئے علیحدہ دینی نصاب کا فیصلہ کر چکی ہے مگر مولوی صاحبان اپنی اکثریت کے زعم میں عوام سُنّی بھائیوں کو شیعہ صاحبان کے خلاف بھڑکا رہے ہیں کیا یہ انداز کسی اور ہنگامہ آرائی کا پیش خیمہ ہے؟

۱۴۔ شیعہ عقائد دلآزار اور جذبات کو مجروح کرنے والے ہیں۔

ایک سُنّی عالم صاحب ماہنامہ الحق میں لکھتے ہیں:—

"شیعہ جو تصور حضرت علی رضی اللہ عنہ کا پیش کرتے ہیں اور جس طرح وہ انہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مساوی درجہ دینے کی کوشش کرتے ہیں اس سے اہلِ سنت کے جذبات یقیناً مجروح ہوتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ شیعہ انہیں وصی رسول اور خلیفہ بلا فصل کہتے ہیں۔ جو ہمارے لئے سخت دلآزار ہے علیٰ ہذا ان کا نظریۂ امامت ہمارے عقیدۂ ختمِ نبوت کے خلاف ہونے کی وجہ سے ہمارے جذبات کو مجروح کرتا ہے۔"

(الحق۔ جنوری ۱۹۷۵ء صفحہ ۲۱)

الفرقان:— عقائد و مسائل تو پہلے سے موجود ہیں مگر یہ انداز بیان بتلاتا ہے کہ نئے فساد کی بنیاد رکھی جا رہی ہے۔

۱۵۔ علماءِ سُوء کیلئے عصائے موسوی کی ضرورت

پنجاب کے وزیرِ اعلیٰ جناب محمد حنیف رامے نے کہا:—

"یہ علماء سُوء ہیں جو قرآن کی آیات کو قلیل داموں کے عوض فروخت کر دیتے ہیں علماء حق کی بات نہیں لیکن یہ علماءِ سُوء ہی ہیں جن کو فرعون موسیٰ علیہ السلام کے مقابلے پر لایا تھا... جنگ جمل کی طرح قرآن کو نیزے پر اٹھانے والے آج بھی موجود ہیں ان علماء سُوء کے لئے عصائے موسوی کا ہونا ضروری ہے۔"

(نوائے وقت لاہور ۴ر جنوری ۱۹۷۵ء)

الفرقان:— دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ جلد موسیٰ کو ظاہر کرے اور یہ ضرورت پوری ہو۔

۱۶۔ شیعہ عقیدۂ امامت ختم نبوت کے "بالکل خلاف" ہے

رسالہ الحق لکھتا ہے کہ:۔

"عقیدۂ امامت شیعہ مذہب کا بنیادی
عقیدہ ہے جس پر اس کی پوری عمارت تعمیر
کی گئی ہے اور اہلسنّت کے نزدیک عقیدۂ
امامت بالکل باطل ہے۔ کیونکہ سُنی نبی
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین مانتے
ہیں اور عقیدۂ امامت عقیدہ ختم نبوت
کے بالکل خلاف ہے۔ جو شخص امامت
کا عقیدہ رکھتا ہے اس کا ایمان ختم نبوت
پر نہیں ہو سکتا۔"

(الحق جنوری ۱۹۶۵ء ص۱۲)

الفرقان:۔ اگر شیعہ صاحبان کا عقیدۂ امامت واقعی ختم نبوت کے "بالکل خلاف" ہے تو آج تک شیعوں کو "غیر مسلم اقلیت" قرار دینے میں دیر کیوں ہو رہی ہے؟

۱۷۔ علماء کی اکثریت علماء سُوء میں شامل ہے۔

مدیر ماہنامہ الرشید ساہیوال لکھتے ہیں:۔

"ہمارے اکثر و بیشتر علماء و خطباء مسلم قوم
کو لڑانے اور اختلافی مسائل میں اُلجھانے کا
فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ ہمارا پریس اور ادیب
صحافت کے نام پر قوم کو زہر کھلا رہے ہیں۔
ہمارے لیڈر خود غرض اور مفاد پرست ہیں۔"

(الرشید اکتوبر ۱۹۶۴ء ص۱۳)

الفرقان:۔ ایسے علماء اور لیڈروں سے کسی خیر کی توقع رکھنا عبث ہے یہ تو سراسر شر ہی شر پیدا کرنے والے ہیں۔

۱۸۔ مجلس عمل میں شیعوں کی شمولیت کا نقصان۔

مولوی محمد اسحاق صاحب صدیقی سندیلوی کراچی سے لکھتے ہیں کہ:۔

"مجلس عمل میں شیعوں کو شامل کرنا شدید
غلطی تھی جس سے شدید ذہنی و سیاسی نقصانات
پہنچے اور آئندہ بھی پہنچنے کا قوی اندیشہ ہے
...... عقائد خصوصاً عقیدۂ نزول مسیح اور
عقیدۂ ختم نبوت میں کمزوری اور ضعف
پیدا ہو جاتا۔ اس اثر کی طرف ہماری توجہ بہت
کم رہی۔ حالانکہ اس فتنہ کا دائرہ بہت وسیع
ہے اور پوری دنیا میں شاید ہی کوئی مقام
ایسا ہو جہاں یہ فتنہ نہ پہنچا ہو۔ اسے پھیلانے
میں قادیانی اور شیعہ دونوں شریک و سہیم
ہیں۔ بلکہ شیعوں کا حصہ قادیانیوں سے
زائد ہے۔" (الحق نومبر ۱۹۶۴ء ص۳۲)

الفرقان:۔ سنی صاحبان کے نزدیک اگر شیعہ ایسے ہی بُرے تھے تو انہیں مسلمانوں کے "مسلّمہ فرقوں" میں کس طرح قرار دیا جا رہا ہے؟

۱۹۔ شیعہ علماء کی طرف سے بائیکاٹ کی مذمت

مضمون زیر عنوان "سرکاری مدارس میں شیعہ مذہب کی تعلیم" میں لکھا ہے:۔

"جب اہل سنت نے قادیانیت کے بارے میں ایجی ٹیشن شروع کیا اس میں چند شیعہ ازراہِ تقیہ شامل ہو گئے۔ عام طور پر بحیثیت قوم شیعوں کی ہمدردی قادیانیوں کے ساتھ رہی چنانچہ جب سماجی مقاطعہ کی تحریک شباب پر تھی اس وقت چالیس شیعی علماء و زعماء کا بیان بائیکاٹ کی مذمت اور قادیانیوں کی حمایت میں شائع ہوا۔"

(الحق۔ جنوری ۱۹۷۵ء صفحہ ۱۵)

الفرقان:۔ کبھی تو علماء صاحبان کہتے پھرتے تھے کہ مسلمانوں کے سارے فرقے ایجی ٹیشن میں شامل ہیں اور اب شیعوں کی شمولیت کی داد یہ "چند شیعہ ازراہِ تقیہ" کہہ کر دی جا رہی ہے اور شیعوں کو بحیثیت قوم احمدیوں کا ہمدرد قرار دیا جا رہا ہے۔

۲۰۔ شیعہ مذہب کی بنیاد سُنّی مذہب کی نفی پر ہے

ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک لکھتا ہے:۔

"حقیقت یہ ہے کہ مذہب اہلسنت اور مذہب شیعہ کے درمیان بنیادی اختلاف ہیں۔ شیعہ مذہب کی بنیاد ہی سنی مذہب کی نفی پر ہے۔ ان میں سے بعض باتیں تو اس قدر واضح اور مشہور ہیں کہ ہر سنی ان سے واقف ہے۔"

(الحق۔ جنوری ۱۹۷۵ء صفحہ ۱۵)

الفرقان:۔ اس حقیقت کے باوجود شیعوں کو مسلمانوں کے مسلمہ فرقوں کی فہرست میں شامل کرنا ہمدردی نہیں تو کیا ہے؟

۲۱۔ احمدیوں کے ہاں ٹھوس بنیادوں پر تحقیقی کام

سید محمد متین صاحب ہاشمی ایم اے اپنے مضمون "مسلک اعتدال" میں مسلمانوں کے باہمی جھگڑوں اور ان کی باہمی تکفیر بازی کا ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:۔

"ان کے علاوہ اس انتشار کی کیفیت سے قادیانی فائدہ اٹھا رہے ہیں اور نہایت ہی طمانیتِ قلب اور سکون کے ساتھ بلا شور مچائے ہوئے اپنے کام میں مصروف ہیں۔ ان کے جو کام ہو رہے ہیں۔ ٹھوس بنیادوں پر انجام پا رہے ہیں۔ ان کے یہاں علمی تحقیقی کام کئے جا رہے ہیں۔ ہمیں تو اپنے گھر کے جھگڑے ہی سے فرصت نہیں ہے بھلا ہم تعمیری کام کیا کریں گے؟"

(ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۱۵ نومبر ۱۹۷۴ء صفحہ ۱۱)

الفرقان:۔ قارئین کرام اس جگہ آیت کریمہ أَيُّ الْفَرِيقَيْنِ أَحَقُّ بِالْأَمْنِ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ۔ پر غور کریں تو صحیح نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں۔

۲۲۔ پاکستان میں شیعوں کی تعداد؟

ماہنامہ الحق اکوڑہ خٹک کا بیان ہے کہ:۔

"ہمارا ہمسایہ ملک ایران میں سرکاری طور پر صرف شیعہ مذہب کی تعلیم کا (باقی صفحہ پر)

کیا بیت گئی دیوانوں پر

محترم جناب ثاقب زیروی صاحب

کیا کیا نہ ترے اندازِ کرم اے گردشِ دوراں دیکھے ہیں
بکھری ہوئی موجیں دیکھی ہیں چڑھتے ہوئے طوفاں دیکھے ہیں

یوں دیکھنے کو تو- تو نے بہت آشفتہ و حیراں دیکھے ہیں
اے شہرِ وفا ہم جیسے بھی کیا سوختہ ساماں دیکھے ہیں

ناموسِ محبت کی خاطر جو رُدِ کشِ مژگاں ہو نہ سکا
آنسو کے اسی اک قطرے میں سمٹے ہوئے طوفاں دیکھے ہیں

یہ اہلِ گلستاں کیا جانیں کیا بیت گئی دیوانوں پر
جب دیکھ کے اپنے دامن کو پھولوں کے گریباں دیکھے ہیں

حیران ہے چشمِ لالہ و گل انجامِ گلستاں کیا ہو گا
شبنم کی جبیں پر شعلوں کے آثار نمایاں دیکھے ہیں

اس دورِ ہوس میں اے ثاقب اب جنسِ وفا نایاب ہوئی
ناقدریٔ فن کو کیا روئیں بکتے ہوئے ایماں دیکھے ہیں

از باغباں بترس کہ من شاخِ مثمرم

محترم جناب عبدالمنان صاحب ناہید

سود و زیاں کا غم نہ کوئی فکرِ بیش و کم
یوں آشنائے دردِ محبت ہوئے تھے ہم

ہم اس زمیں پہ رہ کے رہے اس زمیں سے دور
حائل ہوئے نہ راہ میں رستوں کے پیچ و خم

تاریک شب میں جیسے چراغاں کرے کوئی
یوں اپنے دل کے داغ فروزاں کریں گے ہم

ہم لے گئے سفینے حوادث کے دوبدو
طوفانِ بادِ روک سکا ہے نہ موجِ یم

جشنِ طرب جو اہلِ جہاں کی نظر میں تھے
ہم دیکھتے رہے وہ نظارے بچشمِ نم

صحرا میں لے کے آئے بہاروں کے کارواں
گلشن میں ہم نے پھول کھلائے قدم قدم

”اے آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر
از باغباں بترس کہ من شاخِ مثمرم“

غزل

محترم جناب منظور احمد صاحب۔ راولپنڈی

یہ سفر رہے مبارک رہیں امتحاں سلامت
ابھی اور اُٹھیں گے فتنے مرے مہرباں سلامت

جو ہُوا خراب خانہ تو یہ دی صدا کسی نے
تجھے فکرِ آشیاں کیا؟ ہے وُہ آستاں سلامت

مرے مِٹنے پر بھی مُجھ کو نہ بھُلا سکا زمانہ
کہ رہی ہے تا قیامت مری داستاں سلامت

رہِ عاشقی میں کیا کیا نہ گزر گئی ہے اس پہ
مگر آیا ہر بلا سے مرا کارواں سلامت

شبِ غم میں جو بھی گزری دلِ ناتواں لکھیں گے
دلِ ناتواں! کہ جب تک ہیں یہ اُنگلیاں سلامت

راہِ وفا میں آئی ہیں ایسی بھی منزلیں

محترم جناب مرزا محمود احمد صاحب فاضل فارسی

قرباں گہِ حیات میں با صد نشاطِ عشق
اتراؤں کیوں نہ فخر مگر عاجزی کے ساتھ

محسودِ دشمناں ہوں تو محبوبِ دوستاں
اعزاز یہ ملا مجھے عشقِ نبیؐ کے ساتھ

"بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمرم"
گر کفر ہے تو عشق مجھے کافری کے ساتھ

"جانم گداخت از غمِ ایمانت اے عزیز"
تو پھر بھی دیکھتا ہے مجھے برہمی کے ساتھ

"امروز قوم من نہ شناسد مقام من"
آئے گا دن کہ روئے گی بہت بیکلی کے ساتھ

شہرِ وفا کی پاک فضا سے نکال کر
وہ خوش ہیں مجھ کو دیکھ کر اک بے کسی کے ساتھ

قائم ہے جن سے رسم و رہِ دوستی تمام
ملتے تو خوش ہیں اب بھی ہیں پر بے دلی کے ساتھ

مجلس میں اُن کی ذکر مرا اب بھی ہو تو ہے
چھڑتا ضرور ہے مگر کچھ دل لگی کے ساتھ

راہِ وفا میں آئی ہیں ایسی بھی منزلیں
ہمدم بھی ساتھ چھوڑ گئے ہیں بے رخی کے ساتھ

اپنی وفا کے زعم میں پھر کر گیا یقیں
پھر کھا گیا فریب بڑی سادگی کے ساتھ

عشقِ نبیؐ کے جرم میں محسود ہے سزا
کر اس کو تو قبول مری جاں خوشی کے ساتھ

ہم کشتگانِ خنجرِ تسلیم پر یہ جور
اتنا بڑا فریب مری زندگی کے ساتھ

دھمکی کے ساتھ میں ترے نزدیک ہوں غلط
لاؤ مجھے قریب مگر آشتی کے ساتھ

اے وہ کہ جان و دل سے تو گرفتہ ہے آج کل
لے آئے اپنے ڈھب پہ مجھے دھاندلی کے ساتھ

فرصت ملے تو اپنا گریباں بھی دیکھ لے
اے دوست یوں نہ کھیل مری بے کسی کے ساتھ

فتنۂ تکفیر کا واقعاتی جائزہ[۱]

۱۸۸۴ء کے فتاویٰ سے لے کر موتمر عالم اسلامی کی تازہ قرارداد تک

جماعتِ احمدیہ کی ترقی و استحکام اور حقیقی اسلام کے عالمگیر غلبہ کی وسیع بنیاد

محترم جناب مولوی دوست محمد صاحب شاہد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تکفیر کا ذکر سورہ فاتحہ میں

قرآن شریف کے غیر محدود حقائق و معارف اور علوم حکمیہ میں اس حیرت انگیز پیشگوئی کو ایک اعجازی حیثیت حاصل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے چودہ سو سال قبل قرآن کریم کے شروع میں ہی تمام امتِ مسلمہ کو یہ دعا سکھلا دی اور یہ دعا مسلمانوں کی نمازوں میں داخل کر دی کہ "غیر المغضوب علیھم" الٰہی ہمیں مغضوب ہونے سے بچا!

اسلامی لٹریچر خصوصاً تفاسیر سے ثابت ہے کہ مغضوب علیھم سے مراد وہ یہود پوش علماء اور ان کے پیرو کار تھے جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کافر ٹھہرایا اور ان کی سخت توہین کی تھی۔ پس اللہ عزوجل نے دعا کے رنگ میں قبل از وقت یہ پیشگوئی فرمائی جو دو خبروں پر مشتمل تھی۔ ایک یہ کہ امتِ محمدیہ میں بھی ایک مسیح موعودؑ پیدا ہوگا۔ اور دوسرے یہ کہ اس امت کے علماء ظواہر اس کو بھی تکفیر و توہین کا نشانہ بنائیں گے اور موردِ غضبِ الٰہی ہوں گے۔

صلحائے امت کی واضح پیشگوئیاں

خدائے علیم و خبیر نے سورہ فاتحہ کے اس لطیف نکتہ کا انکشاف مہدی موعود کے ظہور سے صدیوں قبل امتِ مسلمہ کے دیگر علماء کے علاوہ مندرجہ ذیل علماء ربانی پر بھی فرمایا:-

(۱) الشیخ الاکبر حضرت محی الدین ابن عربیؒ ممتاز ہسپانوی صوفی مفسر (ولادت ۵۶۰ھ / ۱۱۶۵ء وفات ۶۳۸ھ / ۱۲۴۰ء)

(۲) حضرت شیخ احمد فاروقی سرہندی مجدد الف ثانی رح (ولادت ۹۷۱ھ / ۱۵۶۳ء وفات ۱۰۳۴ھ / ۱۶۲۴ء)

چنانچہ حضرت شیخ محی الدین ابن عربیؒ نے پیشگوئی فرمائی:-

"واذا خرج ھذا الامام المھدی فلیس لہ عدو مبین الا الفقھاء خاصۃ فانہ لا یبقی لھم ریاسۃ ولا تمیز عن العامۃ۔"

(فتوحات مکیہ جلد ۳ باب ۳۶۶ صفحہ ۳۷۴ مطبوعہ مصر ۱۲۷۴ھ)

---

[۱] یہ مقالہ مئی ۱۹۷۴ء میں لکھا گیا تھا۔ (ادارہ)

یعنی جب امام مہدیؑ آئیں گے تو اس کے سب سے زیادہ دشمن اور مخالف و معاند اس دور کے علماء اور فقہاء ہوں گے کیونکہ لوگوں کے مہدیؑ پر ایمان لے آنے کی وجہ سے اُن کی عوام پر برتری اور اُن پر انحصار باقی نہ رہے گا۔

حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:۔

"نزدیک است کہ علمائے ظواہر مجتہدات اورا علیٰ
نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام از کمال دقت
وغموض مأخذ انکار نمایند و مخالف کتاب و سنت دانند"
(مکتوبات امام ربانی جلد ۲ مکتوب ۵۵ صـ۱۰۷)

کہ قریب ہے کہ علمائے ظواہر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مجتہدات سے اُن کے ماخذ کے کمال دقیق اور پوشیدہ ہونے کے باعث انکار کر جائیں اور ان کو کتاب و سنت کے مخالف جانیں۔

اسی طرح نواب صدیق حسن خان (ولادت ۱۸۳۵ء وفات ۱۸۸۹ء) نے لکھا:۔

"چوں مہدی علیہ السلام مقاتلہ بر احیاء سنت و
اماتت بدعت فرماید علماء وقت کہ خوگر تقلید فقہاء
واقتداء مشائخ و آباء خود باشند گویند ایں مرد
خانہ برانداز دین وملت ما است و بمخالفت برخیزند
وحسب عادت خود حکم تکفیر و تضلیل وے کنند"
(حجج الکرامہ صـ۳۶۳)

ترجمہ:۔ جب امام مہدی علیہ السلام سنت رسول کو جاری کر کے بدعت کو مٹانے کی جنگ میں مصروف ہوں گے۔ علماء زمانہ جو اپنے فقہاء کی تقلید اور اپنے مشائخ کی اقتداء کے عادی ہو لیں گے کہیں گے کہ یہ شخص ہمارے دین و ملت کے طریق کے برخلاف ہے اس لئے اس کی مخالفت پر کمربستہ ہو جائیں گے اور اپنی سابقہ عادت [illegible] کرنے لگیں گے

خدائی نوشتے پورے ہو گئے

یہ خدائی نوشتے پہلی بار جماعت احمدیہ کے قیام سے بھی پانچ سال قبل ۱۸۸۴ء میں پورے ہوئے جبکہ حضرت مہدی علیہ السلام نے حقیقت فرقان مجید اور صدق رسالت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے ثبوت میں براہین احمدیہ جیسی انقلاب انگیز اور باطل شکن کتاب لکھی اور بہ پرشوکت اعلان فرمایا کہ مخالفین اسلام اگر اس میں پیش کردہ دلائل کو نمبروار توڑ دیں تو آپ بلا تامل دس ہزار کی جائیداد ان کے حوالہ کر دیں گے۔ براہین احمدیہ ایک عظیم شاہکار تھا جس پر ملک بھر کے مسلم حلقوں نے زبردست خراج عقیدت پیش کیا اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے تو اس پر مفصل تبصرہ لکھا۔ جو اشاعۃ السنۃ جلد ۷ نمبر ۶ میں شائع شدہ ہے۔ اسی طرح حضرت صوفی احمد جان صاحب نے ایک اشتہار دیا جس میں آپؑ کو مخاطب کر کے لکھا:۔ ؎

سب مریضوں کی ہے تمہی پہ نظر
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

اس کتاب کی اشاعت کے بعد اگر حضرت صوفی احمد جان صاحب کے پاس کوئی مرید ہونے کو آتا تو آپ فرماتے:۔

"سورج نکل آیا ہے اب تاروں کی ضرورت نہیں
جاؤ حضرت صاحبؑ کی بیعت کر لو"

علاوہ ازیں بنگلور کے مشہور مسلمان صحافی مدیر "منشور محمدی" نے اس پر مبسوط اور پرزور نوٹ لکھا اور اعتراف کیا کہ:۔

"اثبات اسلام و حقیت نبوت و قرآن میں یہ لاجواب
کتاب اپنا نظیر نہیں رکھتی۔"
(منشور محمدی ۵ر جمادی الآخر ۱۳۰۰ھ صـ۱۹۵-۱۹۶)

اس کے برعکس لدھیانہ کے مولوی محمد صاحب، مولوی عبد العزیز صاحب اور مولوی عبد القادر صاحب نے براہین احمدیہ کو ایک شرعی جرم قرار دیا اور اس کی پاداش میں آپؑ پر بر ملا کفر کا فتویٰ

لگا دیا۔ جس کا ذکر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اشاعۃ السنّہ جلد ۷ نمبر ۶ صفحہ ۱۶۹-۱۷۱ میں کیا اور ان کی مخالفت کے یہ دو سبب بتلائے :۔

"ایک یہ کہ اُن کو اپنی جہالت (نہ اسلام کی ہدایت) سے گورنمنٹ انگلشیہ سے جہاد و لبغاوت کا اعتقاد ہے اور اس کتاب میں اس گورنمنٹ سے جہاد و لبغاوت کو ناجائز لکھا ہے۔ لہٰذا وہ لوگ اس کتاب کے مولّف کو منکرِ جہاد سمجھتے ہیں اور از راہِ تعصّب و جہالت اس کے بُغض و مخالفت کو اپنا مذہبی فرض خیال کرتے ہیں۔ مگر چونکہ وہ گورنمنٹ کے سیف و اقبال کے خوف سے علانیہ طور پر اُن کو منکرِ جہاد نہیں کہہ سکتے اور نہ عام مسلمانوں کے روبرو اس وجہ سے ان کو کافر بتا سکتے ہیں لہٰذا وہ اس وجہ کفر کو دل میں رکھتے ہیں اور بجز خاص اشخاص جن سے ہم کو یہ خبر پہنچی ہے کسی پر ظاہر نہیں کرتے اور اس کا اظہار دوسرے لباس و پیرایہ میں کرتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ براہین احمدیہ میں فلاں فلاں امور کفریہ دعویٰ نبوت اور نزولِ قرآن اور تحریفِ آیاتِ قرآنیہ پائی جاتی ہیں۔ اس لئے اس کا مولّف کافر ہے۔"

اور حد یہ تھی کہ ایک طرف یہ حامیانِ دینِ متین "آپؑ کو منکرِ جہاد قرار دیتے تھے اور دوسری طرف براہین احمدیہ کو ضبط کروانے اور آپؑ کو قانونی شکنجہ میں جکڑنے کے لئے پبلک میں زور و شور سے یہ پراپیگنڈہ کر رہے تھے کہ یہ کتاب گورنمنٹ کے مخالف ہے اور اس کے مولّف نے پیشوائی مذہب کے علاوہ پولیٹیکل سرداری کا بھی اس میں دعویٰ کیا ہے۔ اپنے آپ کو مسیح قرار دیا ہے اور اپنے غلبہ اور فتح کی پیشگوئی اور اپنے مخالفین (یعنی مخالفینِ اسلام۔ ناقل) کی شکست و ہزیمت کی خبریں درج کی ہیں۔ دوسرا سبب مولوی محمد حسین صاحب نے یہ بیان کیا کہ :۔

"انہوں نے باستعانت بعض معززین اہلِ اسلام لودہانہ (جن کی نیک نیتی اور خیر خواہیٔ ملک و سلطنت میں کوئی شک نہیں) بمقابلہ مدرسہ صنعت کاری انجمن رفاہِ عام لودہانہ ایک مدرسہ قائم کرنا چاہا تھا۔ اور اس مدرسہ کے لئے لودہانہ میں چندہ جمع ہو رہا تھا کہ انہی دنوں مولّف براہین احمدیہ باستدعا اہلِ اسلام لودہانہ میں پہنچ گئے اور وہاں کے مسلمان ان کی زیارت اور شرفِ صحبت سے مشرّف ہوئے۔ اُن کی برکات و اثرِ صحبت کو دیکھ کر اکثر چندہ والے ان کی طرف متوجہ ہو گئے اور اس چندہ کے بہت سے روپیہ طبع و اشاعت براہین احمدیہ کے لئے مولّف کی خدمت میں پیشکش کئے گئے اور مولوی صاحبان مذکور تہی دست ہو کر ہاتھ ملتے رہ گئے۔ اس امر نے بھی ان حضرات کو بھڑکایا اور مولّف کی تکفیر پر آمادہ کیا۔"

کتاب نصرت الابرار میں فتویٰ کا ذکر

لدھیانہ کے انہی مکفّر علماء نے ۱۷ ربیع الاول ۱۳۰۶ھ (مطابق ۲۲ نومبر ۱۸۸۸ء) کو ایک رسالہ نصرت الابرار مطبع صحافی لاہور اچھیں گنج سے شائع کیا جس میں سر سید مرحوم کو دائرہ اسلام سے خارج اور ان کی ایسوسی ایشن میں شرکت کو حرام اور ہندوؤں کی کانگریس میں شمولیت کو مباح اور درست بتایا گیا تھا۔ اس رسالہ کا دیباچہ خیر شاہ امرتسری نے لکھا۔ جس کے صفحہ ۴ پر ان لدھیانوی علماء کی "فراست" اور "دقّتِ نظر" کی داد دیتے ہوئے بتایا کہ :۔

"اس خاندانِ عالیشان سے جو مسئلہ تحقیق ہو کر شائع ہوتا ہے وہ بلا شک و ریب صحیح ہوتا ہے

اگرچہ بعض مسائل بادیٔ النظر میں صحیح معلوم نہیں ہوتے لیکن بعد تعمق نظر صحت ان کے اظہر من الشمس اور ابین من الامس ہو گئی جیسا کہ صاحب براہین احمدیہ مرزا غلام احمد قادیانی کے حق میں اوّل ان مولوی صاحب نے تکفیر کا فتویٰ جاری کیا تھا اس وقت بہت عالم عالم سکوت اور توقف میں رہے اور بعض مولوی صاحبان مخالف ہو گئے۔ رفتہ رفتہ اب اکثر علمائے محققین اس کی تکفیر پر متفق ہو گئے حتیٰ کہ مفتیانِ حرمین شریفین نے بھی اس کے ارتداد پر اپنی مواہیر ثبت فرمائیں جس کی تصدیق مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری کے رسالہ سے جو خاص مرزا صاحب کی تائید میں تصنیف ہوا ہے ہو سکتی ہے۔"

(نصرت الابرار صـ۲)

۱۸۹۲ء میں علماء کا دوسرا فتویٰ تکفیر

۱۸۹۲ء میں یعنی جماعت احمدیہ کی بنیاد سے تین برس بعد خود مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے ایک فتویٰ تکفیر لکھا۔ مولوی صاحب مذکور نے اس فتویٰ کی تشہیر و توثیق کے لئے وسیع پیمانہ پر ملک کا دورہ کیا اور دلی۔ آگرہ۔ حیدرآباد۔ بنگال۔ کانپور۔ علی گڑھ۔ بنارس۔ اعظم گڑھ۔ آرہ۔ غازی پور۔ بھوپال۔ لدھیانہ۔ امرتسر۔ سوجان پور۔ لاہور۔ پٹیالہ۔ لکھوکے۔ پشاور۔ سوات۔ راولپنڈی۔ ہزارہ۔ جہلم۔ گجرات۔ سیالکوٹ۔ وزیرآباد۔ سوہدرہ۔ کپورتھلہ۔ گنگوہ۔ دیوبند۔ سہارنپور۔ لکھنؤ۔ مرادآباد اور پٹنہ غرضیکہ برصغیر پاک و ہند کے تمام اہم مقامات کے قریباً پونے دو سو علماء کے فتاویٰ حاصل کئے اور پھر انہیں اپنے رسالہ اشاعۃ السنۃ جلد ۱۳ میں شائع کر دیا جو دو سو ستتر (۲۷۷) صفحات پر مشتمل تھا۔ جسے برصغیر بلکہ عالم اسلام کی تاریخ میں سب سے ضخیم فتویٰ کہنا چاہیئے۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اہلحدیثوں کے ایڈووکیٹ کہلاتے تھے اور ہندوستان کے سرکاری حلقوں میں ان کی بڑی قدر و منزلت تھی۔ دوسری طرف انگریزی حکومت حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ مہدویت کی بنا پر شروع سے آپ کو مشکوک نگاہوں سے دیکھتی تھی۔ مولوی محمد حسین صاحب نے اس فتویٰ سے قبل اس کی ضرورت و اہمیت پر تفصیلی روشنی ڈالی اور لکھا کہ:۔

"اشاعۃ السنّۃ کا خصوصیّت کے ساتھ فرض ہے کہ وہ اس فتنہ کو روکے اور جملہ مضامین مسائل کو چھوڑ کر ہمہ تن اسی کے دعاوی کے ردّ کے درپے ہو۔ اس کے اصولِ باطلہ کا ابطال کرکے اور اصولِ حقہ اسلامیہ کی حمایت عمل میں لاوے۔ اس کی موجودہ جماعت و جمعیت کو تتر بتر کرنے میں کوشش کرے اور آئندہ مسلمانوں کو خصوصاً اہل حدیث کو جن کا یہ خادم ہے اس جماعت میں داخل ہونے سے بچاوے کیونکہ اسی (اشاعۃ السنہ) نے قادیانی کے سابق دعویٰ حمایتِ اسلام اور مقابلہ مخالفین اسلام و وعدۂ تائید دین بنشان ہائے آسمانی و نصرت اصول اتفاقی اسلامی سے دھوکہ میں آکر ریویو براہین احمدیہ مندرجہ نمبر ۶ وغیرہ جلد ۷ میں اس کو امکانی ولی و ملہم بتایا اور لوگوں میں اس کا اعتبار جمایا تھا جس کو یہ حضرات اپنے دعاوی مستحدثہ کی تائید میں اب پیش کر رہے ہیں اور اس کی عبارات اپنی تحریرات و رسائل میں نقل کرکے ان سے فائدہ اٹھا رہے ہیں اور اپنے دعاوی کی صحت ثابت کر رہے ہیں۔ اشاعۃ السنّہ کا ریویو براہین احمدیہ اس کو امکانی ولی و ملہم نہ بتاتا تو وہ اپنے سابقہ الہامات مندرجہ براہین احمدیہ کی وجہ سے تمام مسلمانوں کی نظروں میں بے اعتبار ہو

جاتا۔ کیونکہ بہت سے علماء مختلف دیار ہندوستان و پنجاب و عرب کا ان الہامات کے سبب اس کی تکفیر و تفسیق و تبدیع پر اتفاق ہو چکا تھا۔ صرف اشاعۃ السنۃ کے ریویو نے فرقہ اہل حدیث اور اپنے خریداروں کے خیال میں اس کے الہام و ولایت کا امکان جا رکھا اور اس کو حامی اسلام بنا رکھا تھا۔

لہٰذا اسی (اشاعۃ السنۃ) کا فرض اور اس کے ذمہ یہ ایک قرض تھا کہ اُس نے جیسا کہ اس کو دعاوی قدیمہ کی نظر سے آسمان پر چڑھایا تھا ویسا ہی ان دعاوی جدیدہ کی نظر سے اس کو زمین پر گرا دے۔"

(اشاعۃ السنۃ جلد نمبر ۱۳۔ صفحہ ۳-۴)

زمینی فتوے اور اللہ جلشانہٗ کی آسمانی ندا

فتاوی تکفیر کی اشاعت نے برصغیر کے ایک سرے سے لے کر دوسرے سرے تک مخالفت کا ایک زبردست طوفان کھڑا کر دیا اور ہر طرف حضرت مہدی موعودؑ کے خلاف فتنہ کی آگ بھڑک اٹھی مگر اس آتشیں ماحول میں رب جلیل کے پہلوان مسیح محمدی علیہ السلام نے خدائی بشارتوں اور الہامی پیش خبریوں کی بنا پر پوری قوت و شوکت کے ساتھ یہ ربانی پیغام دیا کہ:—

"مَیں حضرتِ قدس کا باغ ہوں جو مجھے کاٹنے کا ارادہ کرے گا وہ خود کاٹا جائے گا۔ مخالف رُوسیاہ ہوگا اور منکر شرمسار۔"

(نشانِ آسمانی صفحہ ۳۷)

حضورؑ نے اللہ جلشانہٗ کے احسانات و تلطفات کا ذکر کرتے ہوئے مزید بتایا کہ:—

"یہ عاجز خدائے تعالیٰ کے احسانات کا شکر ادا نہیں کر سکتا کہ اس تکفیر کے وقت میں کہ ہر یک طرف سے اس زمانہ کے علماء کی آوازیں آ رہی ہیں لَسْتَ مُؤْمِنًا اللہ جلشانہٗ کی طرف سے ندا ہے کہ قُلْ اِنِّیْ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُؤْمِنِیْنَ[1]۔ ایک طرف حضرات مولوی صاحبان کہہ رہے ہیں کہ کسی طرح اس شخص کی بیخ کنی کرو اور ایک طرف الہام ہوتا ہے یَتَرَبَّصُوْنَ عَلَیْکَ الدَّوَائِرَ عَلَیْھِمْ دَائِرَۃُ السَّوْءِ[2] اور ایک طرف وہ کوشش کر رہے ہیں کہ اس شخص کو سخت ذلیل اور رسوا کریں۔ اور ایک طرف خدا وعدہ کر رہا ہے کہ اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ۔ اَللہُ اَجْرُکَ۔ اَللہُ یُعْطِیْکَ جَلَالَکَ[3]۔ اور ایک طرف مولوی لوگ فتوے پر فتویٰ لکھ رہے ہیں کہ اس شخص کی ہم عقیدگی اور پیروی سے انسان کافر ہو جاتا ہے اور ایک طرف خدا تعالیٰ اپنے اس الہام پر متواتر زور دے رہا ہے کہ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللہُ[4]۔ غرض یہ تمام مولوی صاحبان خدا تعالیٰ سے لڑ رہے ہیں۔ اب دیکھئے کہ فتح کس کو ہوتی ہے؟"

(نشانِ آسمانی صفحہ ۳۸-۳۹)

---

[1] تو کہہ دے مجھے مامور کیا گیا ہے اور میں سب سے پہلے ایمان لاتا ہوں۔
[2] وہ تجھ پر تبدّلِ حوادث کے منتظر ہیں مگر بُری گردش انہی پر پڑیگی۔
[3] جو تیری ذلت چاہے مَیں اسے ذلیل کر دوں گا۔ اللہ تیرا اجر ہے اللہ تجھے تیرا جلال عطا فرمائے گا۔
[4] کہہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری پیروی کرو تم محبوبِ الٰہی بن جاؤ گے۔

کتاب البریّہ میں علمائے کے فتاوی اور گالیوں کا ذکر

حضرت مسیح موعود ومہدی معہود علیہ السلام نے اپنی کتاب البریّہ میں علماء کے فتاوی اور اُن کی گالیوں کا نمونہ درج ذیل الفاظ میں دیا ہے:-

میاں نذیر حسین دہلوی المعروف بہ شیخ الکل

وہ فتوی جو ہماری تکفیر میں رسالہ اشاعۃ السنّہ نمبر ۵ جلد ۱۳ میں شائع ہوا اُس کے راقم اور استفتاء کے مجیب یہی شیخ الکل ہیں۔ راقم فتوی یعنی میاں صاحب اس فتوی میں ذیل کے الفاظ میری نسبت استعمال کرتے ہیں:-

"اہل سنّت سے خارج اس کا عملی طریق ملحدین باطنیہ وغیرہ اہل ضلال کا طریق ہے۔ اس کے دعوے واشاعت اکاذیب اور اس ملحدانہ طریق سے اس کو تیس دجالوں میں سے جن کی خبر حدیث میں وارد ہے۔ ایک دجال کہہ سکتے ہیں۔ اس کے پیرو ہم مشرب ذریات دجال۔ خدا پر افترا باندھنے والا۔ اس کی تاویلات الحاد وتحریف کذب وتدلیس سے کام لینے والا۔ دجال۔ بے علم۔ ناحق۔ اہل بدعت وضلالت۔

جو کچھ ہم نے سوال سائل کے جواب میں کہا اور قادیانی کے حق میں فتوی دیا وہ صحیح ہے......

اہل اسلام کو چاہیئے کہ ایسے دجّال کذّاب سے احتراز کریں اور اس سے وہ دینی معاملات نہ کریں جو اہل اسلام میں باہم ہونے چاہئیں۔ نہ اس کی صحبت اختیار کریں اور نہ اس کو ابتداءً سلام کریں اور نہ اس کو دعوت مسنون میں بلاویں۔ اور نہ اس کی دعوت قبول کریں اور نہ اس کے پیچھے اقتدا کریں اور نہ اس کی نماز جنازہ پڑھیں.........الخ"

شیخ محمد حسین بٹالوی ایڈیٹر اشاعۃ السنّہ

اشاعۃ السنّہ نمبر یکم لغایت ششم جلد شانزدہم ۱۸۹۳ء:-

اسلام کا چھپا دشمن۔ مسیلمہ ثانی۔ دجّال زمانی۔ نجومی۔ رملی۔ جوتشی۔ اٹکل باز۔ جفری۔ بھنگڑ۔ بھکّڑ۔ اڈّر پوپو۔ اس کا موت کو نشان ٹھہرانا حماقت وسفاہت شیطان ہے۔ مکار جھوٹا فریبی۔ ملعون۔ شوخ گستاخ۔ مثیل الدجال۔ اعور دجّال۔ غدار۔ پُرفتنہ و مکّار۔ کاذب۔ کذّاب۔ ذلیل وخوار۔ مردود۔ بے ایمان۔ روسیاہ مثیل مسیلم واسود۔ رہبر ملاحدہ۔ عبد الدراہم والدنانیر۔ نفحات لعنت کا مستحق۔ مورد ہزار لعنت خدا وفرشتگان ومسلمانان کذّاب۔ ظلام۔ افاک۔ مفتری علی اللہ۔ جس کا الہام احتلام ہے پکا کاذب۔ ملعون۔ کافر۔ فریبی۔ حیلہ ساز۔ اکذب۔ بے ایمان۔ بے حیا۔ دھوکہ باز۔ حیلہ باز۔ بھنگیوں اور بازاری شہدوں کا (سر) گروہ۔ دہریہ۔ جہان کے احمقوں سے زیادہ احمق۔ جس کا خدا معلم الملکوت (شیطان) محرف۔ یہودی۔ عیسائیوں کا بھائی۔ خسارت مآب۔ ڈاکو۔ خونریز۔ بے شرم۔ بے ایمان مکار طرار جس کا مرشد شیطان علیہ اللعنۃ۔ بازاری شہدوں چوہڑوں بہائم اور وحشیوں کی سیرت اختیار کرنے والا۔ مکر چال۔ فریب کی چال والا۔ جس کی جماعت بدمعاش۔ بدکردار۔ جھوٹ بولنے والی۔ زانی۔ شرابی۔ مال مردم خور۔ دغاباز۔ مسلمانوں کو دام میں لا کر اُن کا مال لوٹ کر کھانے والا۔ ایسے سوال و جواب میں یہ کہنا .... حرامزادگی کی نشانی ہے۔ اس کے پیرو خران بے تمیز۔

غزنوی گروہ

مولوی عبد الجبار صاحب نے فتوی مذکورہ بالا پر صفحہ ۲۰ دستخط کرتے ہوئے ذیل کے الفاظ لکھے ہیں۔

لہ۔ یہ الفاظ یہاں صرف ایک ہی رسالہ میں سے نمونہ کے طور پر لگائے گئے ہیں اور اس رسالہ میں سے بھی اور بہت سے ملتے جلتے الفاظ چھوڑے گئے۔

" ان امور کا مدعی رسول خدا کا مخالف ہے ......
اُن لوگوں میں سے جن کے حق میں رسول اللہ نے فرمایا ہے
کہ آخر زمانہ میں دجّال کذاب پیدا ہوں گے ......
اُن سے اپنے آپ کو بچاؤ تم کو گمراہ نہ کر دیں اور فتنہ میں
نہ ڈالیں۔ اس (قادیانی) کے پیرو بھی (اشاعۃ) یہود و نصاریٰ کے مخنث ہیں۔"

احمد ابن عبداللہ غزنوی۔

" قادیانی کے حق میں میرا وہ قول ہے جو ابن تیمیہ
کا قول ہے جیسے تمام لوگوں سے بہتر انبیاء علیہم
السلام ہیں ویسے ہی تمام لوگوں سے بدتر وہ لوگ
ہیں جو نبی نہ ہوں اور نبیوں سے مشابہ بن کر نبی ہونے
کا دعویٰ کرے ...... یہ بدترین خلائق ہے
ہے۔ تمام لوگوں سے ذلیل تر آگ میں جھونکا جائیگا"

عبدالصمد ابن عبداللہ غزنوی۔

" غلام احمد قادیانی کچرہ خبیث فاسد ہے اور اس کے
کھوٹی، گمراہ ہے۔ لوگوں کو گمراہ کرنے والا چھپا
مرتد۔ بلکہ وہ اپنے اس شیطان سے زیادہ گمراہ جو
اس کے ساتھ کھیل رہا ہے۔ یہ شخص ایسے اعتقاد پر
مرجائے تو اس کی نماز جنازہ نہ پڑھی جائے اور نہ یہ
اسلامی قبرستان میں دفن ہو۔"

عبدالحق غزنوی۔ (اشتہار ضرب النعال علی وجہ الدجال ۱۲ شعبان ۱۳۱۴ھ)

" دجال۔ ملحد۔ کاذب۔ روسیاہ۔ بدکار۔ شیطان
لعنتی۔ بے ایمان۔ ذلیل۔ خوار۔ خستہ۔ خراب۔
کافر۔ شقی سرمدی کا ہے۔ لعنت کا طوق اس کے گلے
کا ہار ہے۔ لعن طعن کا جوتا اس کے سر پر پڑا ہے
جاتا ذلیل کرنے والا ...... مارے شرمندگی کے
زہر کھا کر مرجائے گا ...... بکواس کرتا ہے

...... رسوا ذلیل شرمندہ ہوا۔ اللہ کی لعنت
ہو ...... جھوٹے اشتہارات شائع کرنے والا
اس کی سب باتیں بکواس تھا یہیا۔"

نام کتاب و نام مصنف	تاریخ طبع	صفحہ	الفاظ یا عبارت
تازیانۂ آسمانی مصنفہ منشی محمد جعفر تھانیسری	[illegible]	۲	مرزا صاحب دھوکہ باز اور گمراہ کرنے والا ہے
		۴	مرزا صاحب [illegible] مجموعہ خیالات دعویٰ تصوف۔ سیرت محمدی سے کوسوں دور
"	"		مرزا صاحب عیار۔ جھوٹا دعویدار
"	"		مرزا صاحب چالاک اور شعبدہ باز
"	"		مرزا صاحب فضول خرچ مسرف حیلہ ساز۔

اشتہار مولوی محمد و مولوی عبداللہ و مولوی عبدالعزیز لدھیانویان مطبوعہ ۲۹ رمضان ۱۳۰۸ھ میں یہ لکھا ہے:-

" خلاصہ مطلب ہماری تحریرات قدیمہ و جدیدہ
کا یہی ہے کہ یہ شخص مرتد ہے اور اہل اسلام کو ایسے
شخص سے ارتباط رکھنا حرام ہے ...... اسی طرح
جو لوگ اس پر عقیدہ رکھتے ہیں وہ بھی کافر ہیں اور
ان کے نکاح باقی نہیں رہے جو چاہے ان کی عورتوں
سے نکاح کر لے۔"

نام کتاب و نام مصنف	تاریخ طبع	صفحہ	الفاظ یا عبارت
"		۴۴	مرزا صاحب روباہ باز۔ عیار۔
نظم حقانی مسمی بہ سراج قادیانی مشہورہ سعد اللہ نو مسلم لدھیانوی ۲۴ رشعبان ۱۳۱۲ھ		ص ۱ تا ۸	قادیانی رافضی۔ بے پیر دجالی یزید اس کے مرید یزیدی۔ خانہ خراب۔ فتنہ گر۔ ظالم۔ تباہ کار۔ روسیاہ بے شرم۔ احمق۔ کاذب۔ خارجی۔

بت شکن شہرہ محمد رضا الشیرازی الغروی شیعی مطبوعہ قمر الہند

بھانڈ۔ یاوہ گو۔ غبی۔ بدمعاش۔ لالچی جھوٹا۔ کافر۔ مفتری۔ ملحد۔ دجالی حماقت۔ بکواسی۔ بدتہذیب۔ اور وہ مشرکانہ خیال کا آدمی۔ اس کا گانو منحوس ہے۔ اس کی دجالیاں اور مکاریاں اور رسوائیاں اظہر من الشمس ہیں اس کی کتابیں ایمان اور دین کا ازالہ کرنے والی ہیں۔

مرزا کاذب ہے مفتری۔ یاوہ گو۔ تباہ کار۔ مکار۔ لیئم۔ غوی۔ غبی۔ گمراہ۔ نادان۔ ڈھنڈول۔ ڈھکوسلی۔ بیہودہ سرشت کاذب۔ جھوٹا۔ دروغ گو۔ بے شرم۔ ننگِ خلائق۔ کاذب۔ بانیٔ ملت متبدعہ۔ تلبیس کرنے والا۔ داعیٔ ملتِ بدعیہ۔ سرکش بیہودہ۔ راندہ درگاہ ازلی۔ گم کردہ صراطِ مستقیم۔ سوء فہم۔ یاوہ گوئی کرنے والا۔ قعرِ ذخایر چاہ ضلالت میں ڈوبا ہوا اور گمراہی کے تذبذب میں پھنسا ہوا ہے۔ عجب و تکبر میں گرفتار۔ مزخرفات و سوء ظن باللہ کا کہنے والا۔ اس کی جماعت ضلالت و گمراہی میں ہے۔ اس کی مراسلت سراسر فضول و بیجا ہے اس کے دلائل سب دشنام و فحش سے بھرے ہوئے ہیں۔ مرزا متہور تکبر والا ہے اس کی باتیں ہفوات اور ہذیانات ہیں وہ گمراہ غبی ہے۔ اس کی تحریرات میں خرافات ہیں۔ اس کے ذہن کے ترشحات گندہ ہیں۔ اس کا مدعا ندورد طغیان ہے۔ دشنام و فحش و بہتان لانے والا۔ افتراء و کذب کے دلائل پیش کرنے والا۔ شناعت و فضیحت کے سوا اس کے پاس کوئی دلیل نہیں۔ یہ کاذب دار البوار میں جائے گا۔ ظلمت کفر طغیان ان کی وجہ سے دنیا میں ہے۔

(کتاب البریہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۳۔ صفحہ ۱۴۶ تا ۱۵۱)

مکفرین کو مخلصانہ دعوتِ حق

سیدنا حضرت اقدس مہدی موعود علیہ السلام نے یہ سب دلآزار۔ اخلاق سوز اور گندی گالیاں نقل کرنے کے بعد نہایت درد و سوز سے مکفرین کو دعوتِ حق دی اور تحریر فرمایا:۔

"اگر میں درحقیقت وہی مسیح موعود ہوں جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ایک بازو قرار دیا ہے اور جس کو سلام بھیجا ہے اور جس کا نام حَکَم اور عدل اور امام اور خلیفۃ اللہ رکھا ہے تو کیا ایسے شخص پر ...... لعنتیں بھیجنا۔ اس کو گالیاں دینا جائز تھا۔ ذرہ اپنے جوش کو تھام کے سوچیں۔ نہ میرے لئے بلکہ اللہ اور رسولؐ کے لئے کہ ایسے مدعی کے ساتھ ایسا کرنا روا تھا؟ میں زیادہ کہنا نہیں چاہتا کیونکہ میرا مقدمہ تم سب کے ساتھ آسمان پر ہے۔ اگر میں وہی ہوں جس کا وعدہ نبی کے پاک لبوں نے کیا تھا۔ تو تم نے نہ میرا بلکہ خدا کا گناہ کیا ہے اور اگر پہلے سے آثارِ صحیحہ میں یہ وارد نہ ہوتا کہ اس کو دکھ دیا جائے گا۔ اور اس پر لعنتیں بھیجی جائینگی

تو تم لوگوں کو مجال نہ تھی جو تم مجھے وہ دکھ دیتے جو تم نے دیا۔ پر ضرور تھا کہ وہ سب نوشتے پورے ہوں جو خدا کی طرف سے لکھے گئے تھے اور اب تک تمہیں ملزم کرنے کے لئے تمہاری کتابوں میں موجود ہیں جن کو تم زبان سے پڑھتے اور پھر تکفیر اور لعنت کر کے مہر لگا دیتے ہو کہ وہ بد علماء اور ان کے دوست جو مہدیؑ کی تکفیر کریں گے اور مسیحؑ سے مقابلہ سے پیش آئیں گے۔ وہ تم ہی ہو۔"

پھر فرمایا:—

"دیکھو یہ کیسا وقت ہے کیسی ضرورتیں ہیں جو اسلام کو پیش آ گئیں۔ کیا تمہارا دل گواہی نہیں دیتا کہ یہ وقت خدا کے رحم کا وقت ہے آسمان پر بنی آدم کی ہدایت کے لئے ایک جوش ہے اور توحید کا مقدمہ حضرت احدیت کی پیشی میں ہے مگر اس زمانہ کے اندھے اب تک بے خبر ہیں آسمانی سلسلہ کی اُن کی نظر میں کچھ بھی عزت نہیں کاش ان کی آنکھیں کھلیں اور دیکھیں کہ کس کس قسم کے نشان اتر رہے ہیں اور آسمانی تائید ہو رہی ہے اور نور پھیلتا جاتا ہے۔ مبارک وہ جو اس کو پاتے ہیں۔"

(کتاب البریہ۔ ضمیمہ صفحہ ۷-۸)

فتاویٰ پر ظالمانہ عمل

مگر افسوس علمائے ظواہر نے نہ صرف فتاویٰ کفر سے رجوع کرنے سے انکار کر دیا بلکہ نہایت متشددانہ طریق سے اس پر ایسی عملی کارروائیاں شروع کر دیں کہ قرنِ اوّل کے مسلمان صحابہؓ پر مظالم کی یاد تازہ ہو گئی چنانچہ پیر مہر علی شاہ گولڑوی کے ایک مرید مولوی عبدالاحد خانپوری نے سنہ ۱۹۰۱ء میں "مخادعت مسیلمۂ قادیانی" نامی ایک کتاب میں اعتراف کیا۔ انھوں نے اس کے صفحہ ۲ پر لکھا:—

"طائفہ مرزائیہ امرتسر میں بہت خوار و ذلیل ہوئے۔ جمعہ و جماعات سے نکالے گئے اور جس مسجد میں جمع ہو کر نمازیں پڑھتے تھے اس میں سے بے عزتی کے ساتھ بدر کئے گئے اور جہاں قیصری باغ میں نماز جمعہ پڑھتے تھے وہاں سے حکماً روکے گئے .... نیز اور بہت قسم کی ذلتیں اٹھائیں۔ معاملہ و برتاؤ مسلمانوں سے بند ہو گیا عورتیں منکوحہ و مخطوبہ بوجہ مرزائیت کے چھینی گئیں۔ مُردے ان کے بے تجہیز و تکفین اور بے جنازہ گڑھوں میں دبائے گئے وغیرہ وغیرہ۔"

حضرت مسیح موعودؑ کا پُرجلال اعلان

عین ایسے وقت میں جب کہ علمائے ظواہر ان شرمناک اور انسانیت سوز کارروائیوں میں مصروف تھے حضرت مہدی معہود و مسیح موعود علیہ السّلام نے یہ پُرجلال اعلان فرمایا کہ:—

"دنیا مجھ کو نہیں پہچانتی لیکن وہ مجھے جانتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے یہ اُن لوگوں کی غلطی ہے اور سراسر بدقسمتی ہے کہ میری تباہی چاہتے ہیں میں وہ درخت ہوں جس کو مالکِ حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے .... اے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اخیر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کے لئے دعائیں کریں یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو

جائیں تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعا نہیں سنے گا اور نہیں رکے گا جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کرے۔ اور اگر انسانوں میں سے ایک بھی میرے ساتھ نہ ہو تو خدا کے فرشتے میرے ساتھ ہوں گے اور اگر تم گواہی کو چھپاؤ تو قریب ہے کہ پتھر میرے لئے گواہی دیں پس اپنی جانوں پر ظلم مت کرو کاذبوں کے اور منہ ہوتے ہیں اور صادقوں کے اور۔ خدا کسی امر کو بغیر فیصلہ کئے نہیں چھوڑتا۔ میں اس زندگی پر لعنت بھیجتا ہوں جو جھوٹ اور افترا کے ساتھ ہو۔ اور نیز اس حالت پر بھی کہ مخلوق سے ڈر کر خالق کے امر سے کنارہ کشی کی جائے۔ وہ خدمت جو عین وقت پر خداوند قدیر نے میرے سپرد کی ہے اور اسی کے لئے مجھے پیدا کیا ہے ہرگز ممکن نہیں کہ میں اس میں سستی کروں۔ اگرچہ آفتاب ایک طرف سے اور زمین ایک طرف سے باہم مل کر کچلنا چاہیں۔ انسان کیا ہے محض ایک کیڑا۔ اور بشر کیا ہے محض ایک مضغہ۔ پس کیونکر میں حی و قیوم کے حکم کو ایک کیڑے یا ایک مضغہ کے لئے ٹال دوں۔ جس طرح خدا نے پہلے مامورین اور مکذبین میں آخر ایک دن فیصلہ کر دیا اسی طرح وہ اس وقت بھی فیصلہ کرے گا۔ خدا کے مامورین کے آنے کے لئے بھی ایک موسم ہوتے ہیں اور پھر جانے کے لئے بھی ایک موسم۔ پس یقیناً سمجھو کہ میں نہ بے موسم آیا ہوں اور نہ بے موسم جاؤں گا۔ خدا سے مت لڑو یہ تمہارا کام نہیں کہ مجھے تباہ کر دو۔"

(تحفہ گولڑویہ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۷۔ صفحہ ۴۹، ۵۰)

نیز تحریر فرمایا:۔

"میں محض نصیحتاً للہ مخالف علماء اور ان کے ہم خیال لوگوں کو کہتا ہوں کہ گالیاں دینا اور بد زبانی کرنا طریق شرافت نہیں ہے۔ اگر آپ لوگوں کی یہی طینت ہے تو خیر آپ کی مرضی لیکن اگر مجھے آپ لوگ کاذب سمجھتے ہیں تو آپ کو یہ بھی اختیار ہے کہ مساجد میں اکٹھے ہو کر یا الگ الگ میرے پر بد دعائیں کریں اور رو رو کر میرا استیصال چاہیں پھر اگر میں کاذب ہوں گا تو ضرور وہ دعائیں قبول ہو جائیں گی اور آپ لوگ ہمیشہ دعائیں کرتے بھی ہیں لیکن یاد رکھیں کہ اگر آپ اس قدر دعائیں کریں کہ زبانوں میں زخم پڑ جائیں اور اس قدر رو رو کر سجدوں میں گریں کہ ناک گھس جائیں اور آنسوؤں سے آنکھوں کے حلقے گل جائیں اور پلکیں جھڑ جائیں اور کثرت گریہ و زاری سے بینائی کم ہو جائے اور آخر دماغ خالی ہو کر مرگی پڑنے لگے یا مالیخولیا ہو جائے تب بھی وہ دعائیں سنی نہیں جائیں گی۔ کیونکہ میں خدا سے آیا ہوں جو شخص میرے پر بد دعا کرے گا وہ بد دعا اسی پر پڑے گی جو شخص میری نسبت یہ کہتا ہے کہ اس پر لعنت ہو وہ لعنت اس کے دل پر پڑتی ہے مگر اس کو خبر نہیں ......

.... میری روح میں وہی سچائی ہے جو ابراہیم علیہ السلام کو دی گئی تھی۔ مجھے خدا سے ابراہیمی نسبت ہے۔ کوئی میرے بھید کو نہیں جانتا مگر میرا خدا۔ مخالف لوگ عبث اپنے تئیں تباہ کر رہے ہیں۔ میں وہ پودا نہیں ہوں کہ ان کے ہاتھ سے اکھڑ سکوں۔ اگر ان کے پہلے اور ان کے پچھلے اور

اُن کے زندے اور اُن کے مُردے تمام جمع ہو جائیں اور میرے مارنے کے لئے دعائیں کریں تو میرا خدا ان تمام دعاؤں کو لعنت کی شکل پر بنا کر اُن کے منہ پر مارے گا۔ دیکھو صدہا دانشمند آدمی آپ لوگوں کی جماعت میں سے نکل کر ہماری جماعت میں ملتے جاتے ہیں۔ آسمان پر ایک شور برپا ہے اور فرشتے پاک دلوں کو کھینچ کر اس طرف لا رہے ہیں۔ اب اس آسمانی کارروائی کو کیا انسان روک سکتا ہے؟ بھلا اگر کچھ طاقت ہے تو روکو۔ وہ تمام مکر و فریب جو نبیوں کے مخالف کرتے رہے ہیں وہ سب کرو اور کوئی تدبیر اٹھا نہ رکھو۔ ناخنوں تک زور لگاؤ۔ اتنی بددعائیں کرو کہ موت تک پہنچ جاؤ۔ پھر دیکھو کہ کیا بگاڑ سکتے ہو؟ خدا کے آسمانی نشان بارش کی طرح برس رہے ہیں مگر بدقسمت انسان دور سے اعتراض کرتے ہیں۔ جن دلوں پر مہریں ہیں اُن کا ہم کیا علاج کریں۔ اے خدا تو اس امت پر رحم کر۔ آمین۔"

(اربعین نمبر ۴ بحوالہ روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۴۷۲ تا ۴۷۳)

ربّ العزّت کے حضور دُعا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مولائے حقیقی کی درگاہ میں یہ دل ہلا دینے والی دعا کی کہ:۔

اے قدیر و خالقِ ارض و سما
اے رحیم و مہربان و رہنما

(اے قادر اور آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے! اے رحیم مہربان اور رستہ دکھانے والے۔)

اے کہ میداری تو بر دلہا نظر
اے کہ از تو نیست چیزے مستتر

(اے وہ جو کہ دلوں پر نظر رکھتا ہے۔ اے وہ کہ تجھ سے کوئی چیز بھی چھپی ہوئی نہیں)

گر تو مے بینی مرا پُر فسق و شر
گر تو دید استی کہ ہستم بد گہر؟

(اگر تو مجھے نافرمانی اور شرارتوں سے بھرا ہوا دیکھتا ہے اور اگر تو نے دیکھ لیا ہے کہ میں بدگہر ہوں)

پارہ پارہ کن منِ بدکار را
شاد کن ایں زمرۂ اغیار را

(تو مجھ بدکار کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈال اور میرے دشمنوں کے گروہ کو خوش کر دے)

بر دلِ شاں ابرِ رحمت ہا ببار
ہر مرادِ شاں بفضلِ خود برار

(اُن کے دلوں پر اپنی رحمت کے بادل برسا اور اپنے فضل سے ان کی ہر مراد پوری کر)

آتش افشاں بر در و دیوارِ من
دشمنم باش و تبہ کن کارِ من!

(میرے در و دیوار پر آگ برسا میرا دشمن ہو جا اور میرا کاروبار تباہ کر دے)

ور مرا از بندگانت یافتی
قبلۂ من آستانت یافتی

(لیکن اگر تو نے مجھے اپنے بندوں میں شمار کیا ہے اور اپنی بارگاہ کو میرا قبلۂ مقصود پایا ہے)

در دلِ من آں محبت دیدۂ
کز جہاں آں راز را پوشیدۂ

(اور اگر تو نے میرے دل میں وہ محبت دیکھی ہے کہ دنیا سے تو نے اس راز کو چھپایا ہے)

بامن از روئے محبت کار کن
اندکے افشاءِ آں اسرار کن

(تو محبت کی رُو سے مجھ سے پیش آ اور اُن اسرار کو تھوڑا سا ظاہر کر دے)

ایکہ آئی سوئے ہر جوئندئے
واقفی از سوزِ ہر سوزندئے

(اے وہ کہ تو ہر متلاشی کے پاس آتا ہے اور ہر جلنے والے کے سوز سے واقف ہے)

زاں تعلق ہا کہ با تو داشتم
زاں محبت ہا کہ در دل کاشتم

(تو اس تعلق کی قسم جو میں تجھ سے رکھتا ہوں اور اس محبت کی سوگند جو میں نے اپنے دل میں بوئی ہے)

خود بروں آ از پئے ابراءِ من
اے تو کہف و ملجاء و ماوائے من

(تو آپ میری بریت کے لئے باہر نکل۔ تو تو میرا حصار اور جائے پناہ اور ٹھکانا ہے)

(حقیقۃ المہدی صفحہ ۱ بحوالہ درثمین فارسی صفحہ ۲۲۱-۲۲۲)

احمدیت کی شاندار ترقی

اس دعا کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو جو غیر معمولی تائید و نصرت فرمائی اس کا ایک خاکہ یہ ہے کہ:۔

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام ۱۸۸۲ء میں تن تنہا تھے کفر کے فتاویٰ کے بعد آپ کی جماعت ایک کروڑ تک پہنچ گئی ہے۔

(۲) بہت سے ممالک میں احمدیہ مشن اور مساجد موجود ہیں

(۳) اسلام کی تائید میں لاکھوں صفحات پر مشتمل لٹریچر چھپ چکا ہے۔ نیز قرآن مجید کے اردو۔ انگریزی۔ ڈچ۔ جرمن تراجم شائع ہو چکے ہیں نیز روسی، عربی، اطالوی، ہسپانوی اور پرتگیزی تراجم بھی تیار ہیں اور نظر ثانی کے بعد جلد شائع ہوں گے۔ انشاءاللہ!

(۴) صدر انجمن احمدیہ تحریک جدید اور وقف جدید فضلِ عمر فاؤنڈیشن۔ نصرت جہاں آگے بڑھو۔ میں جماعتی قربانیوں کے علاوہ صد سالہ جوبلی فنڈ میں دس کروڑ سترہ لاکھ روپے کے وعدے ہو چکے ہیں۔

(۵) افریقہ میں متعدد سکول اور ہسپتال جاری ہو چکے ہیں اور عیسائیت اور اسلام کی جنگ میں احمدیوں کو پے در پے فتوحات نصیب ہو رہی ہیں جس کا اعتراف اپنوں اور بیگانوں سبھی کو ہے۔

غیر احمدی محققین کا زبردست اعترافِ حق

چنانچہ علماء کے ۹۰ سالہ فتاویٰ اور مخالفت کے باوجود تحریک احمدیت کو جو بے مثال ترقی اور استحکام حاصل ہو چکا ہے وہ تاریخ کا ایک کھلا ورق ہے جس کا اعتراف خود غیر احمدی محققین کو بھی ہے۔ چنانچہ شیخ محمد اکرم صاحب مؤرخِ پاکستان لکھتے ہیں:۔

"عام مسلمانوں نے جس انداز سے قادیانیوں کی مخالفت کی ہے اس سے اس جماعت کو اتنا نقصان نہیں پہنچا جتنا فائدہ۔ قرآن نے مسلمانوں بلکہ مسلمانوں اور دوسری قوموں کے درمیان فوقیت پانے کا طریقہ یہ بتایا تھا کہ نیک کاموں میں ایک دوسرے پر سبقت لے جائیں اور اللہ انہیں جزا دے گا۔ انسانی زندگی کا یہ اٹل قانون دورِ حاضر کے بعض مناظرین نے پوری طرح نہیں سمجھا۔ عیب جوئی۔ مخالفت اور تشدد سے دوسرے فرقوں اور جماعتوں کی ترقی بند نہیں ہو سکتی جو فرد اپنی جماعت کی ترقی چاہتا ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ نیک کاموں میں دوسروں سے بڑھ جائے۔ ہمارے بزرگوں نے عام مسلمانوں کو نظم و نسق مذہبی جوش اور تبلیغِ اسلام میں

مرزائیوں پر فوقیت حاصل کرنے کی ضرورت نہیں سمجھائی۔ بلکہ بیشتر فتووں اور عام مخالفت سے فتنۂ قادیان کا سدّباب کرنا چاہا ہے اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جب کسی قوم کے ساتھ بے جا سختی کی جائے تو اس میں ایثار اور قربانی کی خواہش بڑھ جاتی ہے۔ چنانچہ جب کبھی عام مسلمانوں نے قادیانیت کی مخالفت میں معمولی اخلاق۔ اسلامی تہذیب اور رواداری کو ترک کیا ہے تو ان کی مخالفت سے قادیانیوں کو فائدہ ہی پہنچا ہے۔ ان کی جماعت میں ایثار اور قربانی کی طاقت بڑھ گئی ہے اور ان کے عقائد اور بھی مستحکم ہو گئے ہیں۔"

(موجِ کوثر از شیخ محمد اکرام ایم اے مطبوعہ فیروز سنز۔ صفحہ ۱۹۳)

مولوی عبدالرحیم صاحب اشرف مدیر "المنبر" (لائلپور) "مخالفین کی ذلت" کے زیرعنوان لکھتے ہیں:۔

" مولوی ثناء اللہ۔ علامہ اقبال۔ قاضی سید سلیمان منصورپوری۔ مولانا سید انور شاہ صاحب مولانا عبدالجبار صاحب غزنوی۔ مولانا عبدالواحد صاحب غزنوی۔ سید نذیر حسین صاحب دہلوی رحمہم اللہ و نور مرقدہم ایسے سینکڑوں بزرگ ہیں جنہوں نے قادیانیت کی مخالفت کو اپنی زندگی کے اہم مقاصد میں شامل کیا...... تاہم اس صورتِ حال کا ایک دوسرا رُخ بھی ہے۔ کہ "قادیانی جماعت ان تمام مخالفتوں کے علی الرغم بڑھتی چلی گئی اور آج مخالفت کے جتنے طوفان ان کے خلاف اٹھے ان کی لہریں تو آہستہ آہستہ دبتی۔ ابھرتی رہیں مگر یہ گروہ پھیلتا چلا گیا۔

خوب اچھی طرح سمجھ لیجئے کام کا جواب نعروں سے، مسلسل جد و جہد کا توڑ اشتعال انگیزی سے، علمی سطح پر مساعی کو ناکام بنانے کا داعیہ صرف پھبتیوں، بیہودہ جلوسوں اور ناکارہ ہنگاموں سے پورا نہیں ہوسکتا۔ اس کے لئے جب تک وہ انداز اختیار نہ کیا جائے جس سے فکری اور عملی تقاضے پورے ہوں، ہنگامہ خیزی کا نتیجہ وہی برآمد ہوگا جس پر مرزا صاحب کا الہام اِنِّیْ مُھِیْنٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ صادق آئے گا۔ جو لوگ اس طرز پر مثبت کام نہیں کرسکتے۔ وہ قادیانی تحریک کے صحیح حامی و مددگار ہیں وہ اس نہج پر جتنا کام کریں گے اس سے یہ تحریک تقویت پائے گی۔"

(المنیر ۱۲ر اگست ۱۹۵۵ء صفحہ ۱۰-۱۲)

نیز لکھا:۔

"ہمارے بعض واجب الاحترام بزرگوں نے اپنی تمام تر صلاحیتوں سے قادیانیت کا مقابلہ کیا لیکن یہ حقیقت سب کے سامنے ہے کہ قادیانی جماعت پہلے سے زیادہ مستحکم اور وسیع ہوتی گئی۔"

(المنیر ۲۳ر فروری ۱۹۵۶ء صفحہ ۱۰)

حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے خوب فرمایا ہے کہ:۔

؎ کچھ ایسا فضلِ حضرتِ ربّ الوریٰ ہوا
سب دشمنوں کے دیکھ کے اوسان ہو گئے خطا
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
مَیں خاک تھا اُسی نے ثریّا بنا دیا

جماعت احمدیہ کا عالمگیر تبلیغی نظام

برصغیر پاک و ہند کے ممتاز ادیب و صحافی علامہ نیاز محمد خان نیاز فتحپوری جماعت احمدیہ کے عالمگیر تبلیغی نظام کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"یہ امر مخفی نہیں کہ تحریک احمدیت کی تاریخ ۱۸۸۹ء سے شروع ہوتی ہے جس کو کم و بیش ستر (اب پچاسی تقریباً) سال سے زیادہ زمانہ نہیں گزرا لیکن اس قلیل مدت میں اس نے اتنی وسعت اختیار کر لی کہ آج لاکھوں نفوس اس سے وابستہ نظر آتے ہیں اور دنیا کا کوئی دور دراز گوشہ ایسا نہیں جہاں یہ سروا پنجلہ اسلام کی صحیح تعلیم .... کی نشر و اشاعت میں مصروف نہ ہوں...... اور جب قادیان و ربوہ میں صدائے اللہ اکبر بلند ہوتی ہے تو ٹھیک اسی وقت یورپ و افریقہ و ایشیا کے ان بعید و تاریک گوشوں سے بھی یہی آواز بلند ہوتی ہے جہاں سینکڑوں غریب الدیار احمدی خدا کی راہ میں دلیرانہ قدم آگے بڑھائے ہوئے چلے جا رہے ہیں ۔"

(ملاحظات نیاز صفحہ ۴۵)

موتمر عالم اسلامی کی تازہ قرارداد

اب حال ہی میں موتمر عالم اسلامی کی کانفرنس (۱۴ تا ۱۸ ربیع الاول ۱۳۹۴ھ مطابق ۶ تا ۱۰ اپریل ۱۹۷۴ء) نے مکہ میں جماعت احمدیہ کے خلاف ایک قرارداد پاس کی ہے۔ جسے سعودی عرب کے پریس کے علاوہ برصغیر پاک و ہند کے اخبارات نے بھی نمایاں طور پر شائع کیا ہے۔ اس سلسلہ میں سعودی اخبارات کی خبروں کا ترجمہ احباب جماعت اور ان کے دوستوں کی دلچسپی کے لئے درج کیا جاتا ہے۔

۱۔ اخبار "المدینہ" اپنے شمارہ ۲۳ ربیع الاول ۱۳۹۴ھ (مطابق ۱۵ اپریل ۱۹۷۴ء) کے صفحہ ۸ کالم ۵ میں رقمطراز ہے :-

موتمر عالم اسلامی کی قراردادیں اور سفارشات

قادیانی جماعت کے کافر ہونے اور اس کی اسلام کے خلاف تخریبی کارروائی کی پرزور تائید و تصدیق۔

مکہ مکرمہ میں رابطہ عالم اسلامی کی دعوت پر (۱۴ تا ۱۸ ربیع الاول ۱۳۹۴ھ کو) منعقد ہونے والی اسلامی کانفرنس نے جہاں قادیانیت، بہائیت، فری میسن، یہودیت CRACKERS کیمونزم عیسائی مشنری جیسی تخریبی تحریکوں کی مذمت کرتے ہوئے انہیں صیہونیت کے آلۂ کار اور دست و بازو قرار دیا ہے وہاں خاص طور پر قادیانی جماعت کے کفر اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے کی پرزور تائید و تصدیق بھی کی ہے۔

اسی اخبار نے صفحہ ۸ پر حسب ذیل عنوان دیا ہے :-

"قادیانی جماعت کے کفر اور اس کی اسلام کے خلاف تخریبی کارروائی"

۲۔ جدہ کے اخبار "البلاد" مورخہ ۲۲ ربیع الاول ۱۳۹۴ھ مطابق ۱۴ اپریل ۱۹۷۴ء میں حسب ذیل خبر اشاعت پذیر ہوئی :-

"احمدیہ قادیانیت"

قادیانیت ایک تخریبی جماعت ہے جو اپنے برے مقاصد کو پوشیدہ رکھنے کے لئے اسلام کو بطور شعار استعمال کرتی ہے جبکہ اس کے اسلام کے مخالف اہم امور یہ ہیں :-

ا۔ اس کے بانی کا دعویٰ نبوت،

ب۔ قرآن کی تحریف،

ج۔ ابطال جہاد

قادیانیت برطانوی استعماریت کی پروردہ ہے اور برطانوی حمایت کے زیر سایہ ہی پھیل رہی ہے۔ قادیانیت امت مسلمہ کے

معاملات میں غداری کر رہی ہے اور اس نے استعماریت اور صیہونیت کے دست راست کا موقف اختیار کر رکھا ہے اور اسلام کی ان مخالف طاقتوں کا ساتھ دے رہی ہے جو اسے دین اسلام کو تباہ کرنے اور اس میں تحریف کا ذریعہ بنائے ہوئے ہیں اور یہ جماعت اپنا یہ کام مندرجہ ذیل ذرائع سے سرانجام دے رہی ہے:-

(ا) دشمن طاقتوں کے سرمائے سے مساجد کی تعمیر جن میں لوگوں کو قادیانیت کے اسلام سے برگشتہ طرز فکر کے ذریعہ گمراہ کیا جاتا ہے۔

(ب) مدارس تعلیمی ادارے اور یتیم خانے کھولنا جن میں یہ جماعت دشمن اسلام طاقتوں کے مفاد کی خاطر اپنی تباہ کن سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہے نیز قادیانیت قرآن کریم کے معانی کے تحریف شدہ تراجم مختلف عالمی زبانوں میں شائع کر رہی ہے۔ اس خطرے کے مقابلہ کے لئے موتمر مندرجہ ذیل قرارداد پاس کرتی ہے:-

۱- ہر اسلامی ادارہ اپنے علاقہ میں مساجد و مدارس اور یتیم خانوں اور دیگر مراکز میں اس جماعت کی تخریبی سرگرمیوں کو زیادہ سے زیادہ محدود کرنے کی کوشش کرے اور اس جماعت کے جال سے بچنے کی خاطر اسلامی دنیا کو ان لوگوں کی اصل حقیقت سے آگاہ کرے۔

۲- اس جماعت کے کافر ہونے اور دائرہ اسلام سے خارج ہونے کے بارے میں اعلان کیا جائے۔

۳- اقتصادی لحاظ سے اور سوشل تعلقات اور تمدنی لحاظ سے قادیانیوں کا بائیکاٹ کیا جائے اور ان سے شادی بیاہ کے تعلقات ترک کئے جائیں اور انہیں مسلمانوں کے قبرستانوں میں دفن ہونے کی اجازت نہ دی جائے اور ان کے ساتھ کفار جیسا سلوک کیا جائے۔

۴- تمام مسلمان حکومتوں سے مطالبہ کیا جائے کہ مدعیٔ نبوت جماعت کی سرگرمی کو قانوناً بند کر دیا جائے اور انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔

۵- قادیانیوں کی طرف سے قرآن کریم میں تحریف کی فوٹو سٹیٹ کاپیاں تیار کی جائیں اور ساتھ ہی قرآن کریم کے قادیانی تراجم کی تعین کر کے لوگوں کو ان کے بارے میں آگاہ کیا جائے اور ان تراجم کے استعمال سے انہیں روکا جائے۔

۶- اسلام سے برگشتہ تمام فرقوں سے قادیانیوں جیسا سلوک ہی کیا جائے۔

عراقی عالم صالح محمد رضا شبیبی کی نظم

مندرجہ بالا قرارداد کو پڑھ کر ہمیں عراقی عالم صالح محمد رضا شبیبی کا شعری کلام یاد آ گیا ہے آپ نے پندرہ برس قبل ایک نظم کہی تھی جس کے چند اشعار یہ ہیں:-

الا لیت شعری ما تری روح (احمد)
اذا طالعتنا من عل او اطلت
واکبر ظنی لو اتانا (محمد)
للاقی الذی لاقاہ من اہل مکۃ
عدلنا عن النور الذی جاء نابہ
کما عدلت عنہ قریش فضلت
اخذت لقفی لا منہج الناس منہجی
ولا ملۃ القوم الاواخر ملتی؟

یعنی اگر احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح عالم بالا سے ہمارے حالات سے واقف ہو جائے یا ہمیں جھانکے اور دیکھ پائے تو معلوم نہیں ہمارے متعلق کیا رائے قائم کرے۔ میرا ظن غالب ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آج ہمارے پاس تشریف لے آئیں تو آپ کو آج بھی اس قوم کے ہاتھوں اسی قسم کے مصائب اور انکار حق سے دوچار ہونا پڑے گا جس طرح اہل مکہ کے ہاتھوں دوچار ہوئے (کیونکہ) ہم اس نور حق سے جسے آپ لے کر مبعوث

ہوئے تھے اسی طرح روگردانی کر چکے ہیں جس طرح قریش نے اس سے منہ پھیرا تھا اور گمراہی کے گڑھے میں جا پڑے تھے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہماری زبون حالی اور راہ حق سے بیزاری دیکھ کر یقیناً یہ فیصلہ کریں گے کہ لوگ جس راستہ پر چل رہے ہیں یہ میرا بتایا ہوا رستہ نہیں ہے اور آخری زمانے کے لوگوں نے جس مذہب کا طوق ڈال رکھا ہے وہ میرا مذہب ہرگز نہیں ہے۔"

(روزنامہ کوہستان - ۲۷ دسمبر ۱۹۷۵ء صا)

حضرت محمد بن عبد الوہاب رحمۃ اللہ علیہ اور ۷۲ ناری فرقے

قطع نظر اس کے کہ مندرجہ بالا فتنہ انگیز قرارداد محض مفتریات کا مجموعہ ہے جس نے دجل و فریب کے گزشتہ تمام ریکارڈ مات کر دیئے ہیں اس قرارداد کا دلچسپ ترین پہلو یہ ہے کہ یہ قرارداد خود سعودی عرب کے روحانی پیشوا حضرت محمد بن عبد الوہاب کے مسلک کے صریح خلاف ہے حضرت محمد بن عبد الوہاب کے نزدیک تو اپنے فرقہ کے علاوہ باقی سب ۷۲ فرقے ناری ہیں اور ان کو جہنمی سمجھے بغیر کوئی مسلمان فقیہہ نہیں ہو سکتا۔ اور اس پر عمل کئے بغیر کوئی مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ چنانچہ حضرت محمد بن عبد الوہاب فرماتے ہیں:-

"وأعظم الفائدة لك ایها الطالب واکبر العلم واجل المحصول ان فهمت ما صح عنه صلی اللہ علیه وسلم أنه قال بدأ الاسلام غریبا وسیعود غریباً کما بدأ وقوله: لتتبعن سنن من کان قبلکم حذوة النذة بالقذة حتی لو دخلوا جحر ضب لدخلتموه قالوا یارسول اللہ الیهود والنصاریٰ؟ قال فمن؟" وقوله" ستفترق هذه الامة علی ثلاث وسبعین فرقة کلها فی النار الا واحدة"۔ فهذه المسألة أجل المسائل فمن فهمها فهو الفقیه ومن عمل بها فهو المسلم فنسأل اللہ الکریم المنان ان یتفضل علینا وعلیکم بفهمها والعمل بها۔"

(مختصر سیرۃ الرسول از محمد بن عبد الوہاب ص۱۳ مطبع السنۃ المحمدیۃ ۱۷ شارع شریف باشا الکبیر القاہرہ)

یعنی اے طالب! سب سے بڑا فائدہ اور سب سے بڑا علم اور سب سے بڑا مقصود یہ ہے اگر تو وہ سمجھ جائے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے درست مروی ہے اور وہ یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسلام کا آغاز اس حالت میں ہوا تھا کہ وہ غریب تھا اور پھر وہ اسی طرح غریب ہو جائیگا جیسا کہ ابتداء میں تھا۔

اور حضورؐ کا یہ قول کہ تم اپنے سے پہلوں کے طور و طریق کی پیروی کرو گے اور ایسے ہو گے جیسے ایک کان دوسرے کان کے مشابہ۔ یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں داخل ہوں تو تم بھی داخل ہوگے۔ صحابہؓ نے عرض کی اے رسول خدا! کیا آپؐ کی مراد یہود و نصاریٰ سے ہے تو آپ نے فرمایا۔ اور کون؟

اور خدا کے رسول کا یہ قول کہ میری امت تہتر فرقوں میں منقسم ہو جائے گی۔ سب کے سب دوزخی ہوں گے سوائے ایک کے۔ پس یہ مسئلہ اہم مسئلوں میں سے ہے جس نے اس کو سمجھا وہ فقیہہ ہے اور جس نے اس پر عمل کیا وہ مسلمان ہے پس ہم خدائے کریم اور منّان سے ملتجی ہیں کہ وہ ہم کو اور تم کو

اس کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مندرجہ بالا اقتباس کے مطابق محمد بن عبدالوہابؒ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک کی روشنی میں عہد حاضر کے تہتّر فرقوں میں سے صرف ایک فرقہ کو صحیح مسلمان اور ناجی و جنتی قرار دیتے ہیں۔ مگر موتمر عالم اسلامی نے ان مسلمانوں کے خلاف کوئی ریزولیوشن پاس نہیں کیا اور ایک فرقہ کو خارج از اسلام قرار دیا ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارک کی صریحاً خلاف ورزی اور حضورؐ کی عالی کورٹ کے فیصلہ سے قطعی بغاوت کے مترادف ہے

حرمین شریفین کا تقدّس اور چیز ہے اور اہلِ حرمین کے اعمال وغیرہ شیٔ دیگر:

یہاں یہ امر بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ حرمین شریفین کا تقدّس اور اہل حرمین کے اعمال وغیرہ دو جدا جدا چیزیں ہیں۔ اس سلسلہ میں حضرت محمد بن عبدالوہابؒ کے پوتے شیخ عبدالرحمٰن بن حسن بعض تاریخی واقعات کا ذکر کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں :-

"نحن بحمد الله لا ننكر فضل الحرمين
بل ننكر على من انكره ولكن نقول
الارض لا تقدّس احدًا وانّما يقدّس
المرء عمله فالمحل الفاضل لكثرة
ثوابه واهل الباطل لا يزيد هم الا
شرًّا لعظم فيه سيّاتهم كما قال
تعالى فى حرم مكة" ومن يرد فيه
بالحاد بظلم نذقه من عذاب اليم"
(مجموعة التوحيد - ص۲۳۵ - مطبوعه مكة المكرمة
سنة ۱۳۴۳ھ)

ترجمہ: الحمدللہ کہ ہم حرمین شریفین کی فضیلت کے منکر نہیں بلکہ اس فضیلت کے انکار کرنے والے کو سخت ناپسند کرتے ہیں لیکن یہ ضرور کہتے ہیں کہ زمین کسی شخص کو پاک قرار نہیں دے سکتی۔ بلکہ انسان کے اعمال اسے مقدّس ٹھہراتے ہیں۔ کسی مقام کی فضیلت اس کے ثواب کی کثرت یعنی نیک اعمال کے ذریعہ ہوتی ہے لیکن وہی مقام اہلِ باطل کو ان کی برائی اور شر میں بڑھاتا ہے اس میں ان کے اعمالِ بد کا بوجھ اور زیادہ ہو جاتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حرم مکہ کے متعلق فرمایا ہے کہ جو شخص اس میں از راہِ ظلم الحاد کے ارتکاب کا ارادہ کرے گا ہم اُسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔

قرارداد کی حیثیت محض کاغذ کے پُرزہ کی ھے

پس جس اعتبار سے بھی دیکھا جائے "الموتمر" کی یہ قرارداد کاغذ کا ایک پرزہ ہے جس کی کوئی شرعی و اخلاقی حیثیت نہیں اور اگر اس کے بین السطور سے کوئی نتیجہ برآمد ہو سکتا ہے تو وہ صرف یہ ہے کہ غیر مسلم سامراجی طاقتیں غلبۂ اسلام کے اس عظیم الشان آسمانی منصوبہ سے جو مہدی موعودؑ کی جماعت کے پیشِ نظر ہے۔ نہایت درجہ خوفزدہ ہو گئی ہیں اور اب ان کو اپنی زندگی کے بچاؤ کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں نظر آیا کہ وہ عالمی سطح پر بعض مسلمانوں کو کٹھ پتلی بنا کر اشاعتِ اسلام کی تبلیغی مہم میں روک پیدا کر دیں مگر ؎

ایں خیال است و محال است و جنوں

احمدیت کی صداقت کا منہ بولتا نشان

علاوہ ازیں موتمر کی یہ تازہ قرارداد احمدیت کی صداقت کا منہ بولتا نشان ہے اس لئے کہ اس نے قرآن عظیم اور صحیفۂ امت کی ان پیشگوئیوں کو ایک بار پھر پورا ہوتا دکھایا ہے جن میں مہدی موعودؑ کے پیرو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیئے جانے کی خبر دی گئی تھی۔

حقیقی اسلام کی ترقی کے نئے انقلابی دور کا آغاز

حق یہ ہے کہ سلسلہ احمدیہ کی ۹۰ سالہ عظیم الشان ترقیوں اور خدائی نصرتوں کے رُوح پرور نظارہ کو دیکھ کر ہمارے دل خدا کی حمد سے لبریز اور اس کے شکر سے معمور ہو جاتے ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ کی سنتِ مستمرہ کے مطابق (اگر جماعت احمدیہ قربانی اور اخلاص کے بلند مقام پر قائم رہی تو ــــ) ان شاء اللہ "مؤتمر عالم اسلامی" کی اس قرارداد کے بعد احمدیت کا ایک ایسا نیا انقلابی دور شروع ہوگا جس کا تعلق بنیادوں کی مضبوطی سے نہیں بلکہ اسلام کے پرشکوہ اور سر بفلک قلعہ کی تعمیر کے ساتھ ہوگا اور جس طرح [illegible] کے اندر حقیقی اسلام تمام [illegible] ہے اسی طرح الٰہی وعدوں کے مطابق آئندہ [illegible] سال [illegible] کے چپہ چپہ پر قائم ہوگا۔ اور جہاں ایک سے کروڑ [illegible] احمدی ہو جائیں گے۔ ذٰلِكَ [illegible]

ــــــ پہلے اور [illegible]

کے تھے اس واسطے جماعت احمدیہ کا نفوذ ملکی سطح پر ہوتا رہا۔ لیکن "مؤتمر عالم اسلامی" کا موجودہ غیر اسلامی فتویٰ بین الاقوامی رنگ رکھتا ہے جس سے نہ صرف یہ حقیقت نمایاں ہو [illegible] ہے کہ سلسلہ احمدیہ کو ایک بین الاقوامی حیثیت [illegible] حاصل ہو چکی ہے بلکہ اس سے خدا کی اس تقدیر کا پتہ [illegible] ہے کہ ان شاء اللہ احمدیت کو بین الاقوامی طور پر فتوحات ہوں گی اور اسلام بہت جلد پوری دنیا پر غالب آجائے گا۔ ؎

اک بڑی مدت سے دیں کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن

پس اس قرارداد پر احمدی خوش ہیں کہ ہم پر اللہ تعالیٰ کے فضل و برکات اگلی صدی میں پہلے سے بڑھ کر نازل ہوں گے

بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ وہ صدی اسلام و احمدیت کے غلبہ کی صدی ہوگی

حقیقی اسلام کے غلبہ کی صدی کا رُوح پرور منظر

اکیسویں صدی عیسوی اور پندرھویں صدی ہجری کا نقشہ عالم کیا ہوگا؟ کس طرح خدا کے فضل سے احمدی مجاہدوں اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے خادموں اور چاکروں کے ذریعہ دنیا کی سب قومیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مبارک قدموں میں آئیں گی؟ کیونکر اسلام تمام دلوں کو فتح کرے گا؟ اہل مکہ کتنے جوش و خروش اور ذوق و شوق سے داخلِ احمدیت ہوں گے؟ اہل شام ان فتوحاتِ اسلامی کو دیکھ کر بے ساختہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل پر درود بھیجیں گے اور کس شان و شوکت سے روس جیسی عظیم مملکت پر حقیقی اسلام کے پرچم لہرائیں گے۔ اور اشتراکی روس مسلم روس میں بدل جائے گا جہاں ریت کے ذرّوں کی طرح بے گنتی احمدی آباد ہوں گے؟ غلبہ اسلام کے ان تمام مراحل کی نسبت ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیوں میں تفصیلی روشنی ملتی ہے۔ [illegible] چند پیشگوئیاں ملاحظہ ہوں۔ حضرت اقدس علیہ السلام [illegible] معرفت سے لبریز دل کے ساتھ فرماتے ہیں:ــ

(۱) "[illegible] گیا ہے کہ اس کشتی میں آخر اسلام کی فتح ہے۔ میں زمین کی باتیں نہیں کہتا کیونکہ میں زمین سے نہیں ہوں بلکہ میں وہی کہتا ہوں جو خدا نے میرے منہ میں ڈالا ہے۔ زمین کے لوگ خیال کرتے ہوں گے کہ شاید انجام کار عیسائی مذہب دنیا میں پھیل جائے۔ یا بدھ مذہب تمام دنیا پر حاوی ہو جائے مگر وہ اس خیال میں غلطی پر ہیں یاد رہے کہ زمین پر کوئی بات ظہور میں

نہیں آتی جب تک وہ بات آسمان پر قرار نہ پائے سو آسمان کا خدا مجھے بتلاتا ہے کہ آخر اسلام کا مذہب دلوں کو فتح کرے گا"

(پیغام صلح ص ۲۳ تالیف مئی ۱۹۰۸ء)

(۲) "اِنِّیْ اَرٰی اَنَّ اَھْلَ مَکَّۃَ یَدْخُلُوْنَ اَفْوَاجًا فِیْ حِزْبِ اللّٰہِ الْقَادِرِ الْمُخْتَار وَھٰذَا مِنْ رَّبِّ السَّمَاءِ وَعَجِیْبٌ فِیْ اَعْیُنِ اَھْلِ الْاَرْضِیْنَ"

(نور الحق حصہ دوم ص مطبوعہ ۱۸۹۴ء)

یعنی میں دیکھتا ہوں کہ اہل مکہ خدائے قادر کے گروہ میں فوج در فوج داخل ہو جائیں گے اور یہ آسمان کے خدا کی طرف سے ہے اور زمینی لوگوں کی نظر میں عجیب۔

(۳) "اللہ جل شانہ نے مجھے خبر دی ہے کہ یصلون علیک صلحاء العرب وابدال الشام وتصلی علیک الارض والسماء ویحمدک اللہ من عرشہ"

(مکتوب حضرت اقدس مندرجہ الحکم جلد ۵ نمبر ۳۲ مؤرخہ ۳۱ اگست ۱۹۰۱ء)

ترجمہ: "تجھ پر عرب کے صلحاء اور شام کے ابدال درود بھیجیں گے۔ زمین و آسمان تجھ پر درود بھیجتے ہیں اور اللہ تعالیٰ عرش سے تیری تعریف کرتا ہے۔" (تذکرہ طبع سوم ص ۴۱۲)

(۴) "میں اپنی جماعت کو رشیا کے علاقہ میں ریت کی مانند دیکھتا ہوں۔"

(رجسٹر روایات صحابہ جلد ۱۲ ص ۱۱۱ تذکرہ طبع سوم ص ۸۱۳)

(۵) "اِنِّیْ مَلَکْتُ الشَّرْقَ وَالْغَرْبَ"

(کاپی الہامات حضرت مسیح موعود علیہ السلام ص ۸، تذکرہ طبع سوم ص ۷۹۳)

(ترجمہ) میں مشرق و مغرب کا مالک ہوا۔

(۶) "خدا نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کی رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہوں گی اور ابتلا آئیں گے۔ مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا۔ اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا اور خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔"

(تجلیات الٰہیہ ص ۱۸ تالیف مارچ ۱۹۰۶ء)

(۷) "خدا تیرے نام کو اس روز تک جو دنیا منقطع ہو جائے عزت کے ساتھ قائم رکھے گا اور تیری دعوت کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دے گا۔

میں تجھے اٹھاؤں گا اور اپنی طرف بلاؤں گا
پر تیرا نام صفحۂ زمین سے کبھی نہیں اٹھے گا اور
ایسا ہوگا کہ سب وہ لوگ جو تیری ذلت
کی فکر میں لگے ہوئے ہیں اور تیرے ناکام
رہنے کے درپے اور تیرے نابود کرنے کے
خیال میں ہیں۔ وہ خود ناکام رہیں گے اور
ناکامی اور نامرادی میں مریں گے۔ لیکن خدا
تجھے بکلی کامیاب کرے گا۔ اور تیری ساری
مرادیں تجھے دے گا۔ میں تیرے خالص اور
دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا۔ اور
ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا
اور ان میں کثرت بخشوں گا۔ اور وہ مسلمانوں
کے اس دوسرے گروہ پر تا روز قیامت
غالب رہیں گے جو حاسدوں اور معاندوں
کا گروہ ہے۔ خدا انہیں نہیں بھولے گا۔ اور
فراموش نہیں کرے گا اور وہ علی حسب الاخلاص
اپنا اپنا اجر پائیں گے۔ تو مجھ سے ایسا ہے جیسے
انبیاء بنی اسرائیل (یعنی ظلی طور پر ان سے
مشابہت رکھتا ہے) تو مجھ سے ایسا ہے جیسی
میری توحید۔ تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں
اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ
خدا بادشاہوں اور امیروں کے دلوں میں
تیری محبت ڈالے گا۔ یہاں تک کہ وہ تیرے
کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔"

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۶۰-۶۱
تذکرہ طبع سوم صفحہ ۱۴۱-۱۴۲)

(۸) "خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے
کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا
اور پھر ترقی دینا چاہا ہے۔ تا دنیا میں محبت الٰہی
اور توبۂ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن
اور صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلا دے
سو یہ گروہ ایک خاص گروہ ہوگا اور وہ انہیں
اپنی روح سے قوت دے گا اور انہیں گندی
زیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں
ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔ وہ جیسا کہ اس نے
اپنی پاک پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے اس
گروہ کو بہت بڑھائے گا۔ اور ہزارہا صادقین
کو اس میں داخل کرے گا۔ وہ خود اس کی
آبپاشی کرے گا اور اس کو نشوونما دے گا
یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں
میں عجیب ہو جائے گی۔ اور وہ اس چراغ کی
طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے۔ دنیا کی
چاروں طرف اپنی روشنی پھیلائیں گے۔ اور
اسلامی برکات کے لئے بطور نمونہ کے ٹھہریں گے
وہ اس سلسلہ کے کامل متبعین کو ہر ایک قسم
کی برکت میں دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ
دے گا اور ہمیشہ قیامت تک ان میں سے
ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو قبولیت
اور نصرت دی جائے گی۔ اس رب جلیل نے
یہی چاہا ہے وہ قادر ہے جو چاہتا ہے
کرتا ہے۔ ہر ایک طاقت اور قدرت اسی
کو ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعود جلد اول صفحہ ۱۹۸)

(۹) "اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اُس کی

پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا۔ اور حجت اور برہان کے رُو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی......

دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا۔ اور اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین۔ صفحہ ۶۶-۶۷)

ہر قسم کا سامان سائنس

واجبی نرخوں پر خریدنے کے لیے

الائیڈ سائنٹفک سٹور

گنپت روڈ۔ لاہور

کو یاد رکھیں

مفید اور مؤثر دوائیں

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی اور صحت کے لئے نہایت مفید

خارش۔ پانی بہنا۔ پھپھی۔ ناخونہ۔ ضعف بصارت۔ وغیرہ امراض چشم کے لئے نہایت ہی مفید ہے۔ عرصہ ساٹھ سال سے استعمال میں ہے۔

خشک و تر فی شیشی۔ سوا روپیہ

تریاق اٹھرا

اٹھرا کے علاج کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کی بہترین تجویز۔ جو نہایت عمدہ اور اعلیٰ اجزاء کے ساتھ پیش کی جا رہی ہے۔

اٹھرا بچوں کا مُردہ پیدا ہونا۔ پیدا ہونے کے بعد جلد فوت ہو جانا۔ یا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا یا لاغر ہونا ان تمام امراض کا بہترین علاج ہے

قیمت۔ پندرہ روپے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ

گولبازار۔ ربوہ : فون نمبر ۵۳۸

بقیہ۔ اداریہ صفحہ ۳

جو تباہی مچائی ہے وہ ہم سب کے لئے لمحۂ فکریہ ہے اور اس قومی نقصان پر جہاں ان زلزلہ سے متاثر افراد کی بقدرِ استطاعت ہر ممکن امداد ہم پر فرض ہے وہیں بارگاہِ الٰہی میں سجدہ ریز ہو کر اپنے گناہوں کی مغفرت بھی طلب کرنی چاہیئے۔"

(الاعتصام ۔ ۳؍ جنوری ۱۹۷۵ء)

جمعیۃ علماء اسلام پنجاب کے امیر نے کہا ہے کہ:۔

"یہ ایک بہت بڑا قومی المیہ ہے جس میں ہزاروں پاکستانی قدرتی آفت کا شکار ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قدرت ایسا اوقات نسلِ انسانی کو راہِ حق سے بھٹک جانے پر ایسے حادثات کے ذریعہ تنبیہہ کرتی ہے۔ ہمیں اس عظیم قومی حادثے پر محض رنج و غم کا اظہار کرنے کی بجائے اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر دیکھنا چاہیئے کہ یہ کہیں ہماری بداعمالیوں اور راہِ حق سے انحراف کا شاخسانہ تو نہیں؟"

(روزنامہ نوائے وقت۔ لاہور ۳؍ جنوری ۱۹۷۵ء)

فاضل مدیر روزنامہ نوائے وقت نے اپنے ادارتی نوٹ "افسوسناک" میں یکم جنوری کی شب کو سینکڑوں پاکستانیوں کے سالِ نو کی تقریبات میں لاکھوں روپے شراب نوشی اور عیاشی میں ضائع کرنے کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:۔

"ہم اگر مسلمان ہیں۔ قرآن مجید کی تعلیمات ہمارے پیشِ نظر ہوں تو یقیناً زلزلہ ایسی سماوی آفت ہمارے راہِ راست پر آنے کا ذریعہ تھی۔ لیکن اب مسلمانی فقط نام کی رہ جائے تو پھر خوفِ خدا کہاں رہ جاتا ہے؟"

(نوائے وقت لاہور ۳؍ جنوری ۱۹۷۵ء)

ہم دردمند دل کے ساتھ جہاں زلزلہ سے ہلاک ہونے والوں کی ہلاکت پر افسوس کرتے ہیں اور ان کے خاندان بھائیوں سے اظہارِ ہمدردی کرتے ہیں وہاں اس ملک میں بسنے والے مسلمانوں کو ان کی بھلائی کی خاطر انتباہ کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ وہ اپنے اعمال میں صلاحیت پیدا کریں۔ خدا کے آستانہ پر جھکیں اور حقیقی اسلامی زندگی کو اختیار کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب پر رحم فرمائے۔ اللّٰھم آمین!

تقریبِ شادی

عزیزم منیر الحق صاحب شاہد ابن محترم مولانا ابوالمنیر نور الحق صاحب ربوہ کے نکاح کا اعلان سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ نے ۲۲ دسمبر ۱۹۷۴ء کو مسجد مبارک میں ہمراہ عزیزہ شاہدہ نگہت صاحبہ بنت [illegible] مرزا ارشد بیگ صاحب [illegible] ۳۰ دسمبر کو رخصتانہ کی تقریب منعقد ہوئی۔ تلاوت کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیہ نظموں کے علاوہ اس موقعہ کے لئے محترم چوہدری عبدالسلام صاحب اختر اور محترم چوہدری شبیر احمد صاحب کی دلچسپ نظمیں پڑھی گئیں۔ خاکسار نے دعا کرائی۔ ۳۱ دسمبر کو مولانا ابوالمنیر صاحب نے اپنے مکان [illegible] دعوتِ ولیمہ دی۔ [illegible] احباب نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت کرے۔ اللّٰھم آمین!

خاکسار۔ ابوالعطاء

ہمارا ایک اور کامیاب ترین جلسہ سالانہ

ملکی اخبارات میں جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ ربوہ کے بارے میں شائع شدہ خبریں

مرتبہ :- محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد ایم۔اے۔

جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی زندہ ہستی کا زندہ ثبوت، صداقت یعنی حقیقی اسلام کی عظمت اور حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے روحانی فرزند جلیل حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان ہے جس میں قبولیت کے لئے امسال بھی غیر معمولی مشکلات اور ابتلاؤں کے باوجود ایک لاکھ سے زائد افراد احمدی مردوں اور خواتین نے شرکت کی سعادت حاصل کی۔ چودہ ممالک سے غیر ملکی احمدی وفود اور نمائندوں نے بھی شامل ہوئے قومی اسمبلی کے احمدیوں کے بارے میں تیرہ ستمبر کے فیصلہ کے بعد جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ ربوہ کو ایک خصوصی اہمیت حاصل تھی۔ اسی بناء پر مرکز سلسلہ کی دعوت کے بغیر لاہور اور لائلپور سے صحافی احباب کی ایک بڑی تعداد نے جلسہ میں شرکت کی اور آزادانہ طور پر اخبارات اور خبر رساں ایجنسیوں کو جلسہ کی خبریں بھجوائیں۔ یہ خبریں لائل پور، لاہور، کراچی اور ملک بھر کے اخبارات میں نمایاں طور پر شائع ہوئیں۔ یہ شائع شدہ خبریں چونکہ اکثر غیر از جماعت صحافیوں کی شائع کردہ ہیں اس لئے ان میں اختلاف عقیدہ کی بناء پر بعض نادرست اور خلاف واقعہ باتیں بھی درج ہیں تاہم ان شائع شدہ خبروں میں اکثر رپورٹیں درست ہیں۔ لاہور کے اخبارات میں یہ خبریں زیادہ تر ڈاک ایڈیشنوں میں شائع ہوئی ہیں۔ ربوہ میں لاہور سے آنے والے اخبارات ڈاک ایڈیشن ہوتے ہیں ان میں سے اکثر اخبارات میں یہ خبریں شائع نہیں ہوتیں۔ یہ خبریں قارئین کرام کی دلچسپی کے لئے پیش کی جاتی ہیں :-

(۱)

ربوہ میں قادیانیوں کے غیر معمولی اجتماع کی تیاریاں

دنیا بھر سے قادیانی مندوب ربوہ پہنچنا شروع ہو گئے

لائلپور ۲۲ دسمبر (نمائندہ خصوصی) قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کے بعد اس دفعہ ربوہ کے سالانہ جلسے میں شرکت کے لئے دنیا بھر کے قادیانیوں کی غیر معمولی تعداد ربوہ پہنچ رہی ہے۔ اب تک انڈونیشیا، جزائر فجی، ماریشس، ہالینڈ اور مصر سے قادیانیوں کے وفود اور نمائندے ربوہ پہنچ گئے ہیں۔ امریکہ، یورپ اور افریقی ممالک میں مقیم قادیانی دو ایک روز تک ربوہ پہنچ رہے ہیں۔ قادیانیوں کا سہ روزہ جلسہ ۲۶ دسمبر سے ربوہ میں شروع ہو گا۔ جلسہ کا افتتاح مرزا ناصر احمد کریں گے۔ اس دفعہ جلسہ اور عید الضحیٰ چونکہ صرف ایک دن کے وقفہ پر آرہے ہیں اس لئے قادیانی ۲۵ دسمبر

سے پہلے ربوہ پہنچنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ عالمی عدالت الصاف کے سابق جج چوہدری ظفر اللہ خان۔ معروف سائنس دان ڈاکٹر عبد السلام اور عالمی بنک کے ڈائریکٹر ایم۔ ایم احمد بھی جلسہ میں شرکت کر رہے ہیں۔ ربوہ سے جاری ہونے والے ایک اعلان کے مطابق ایک لاکھ سے زائد قادیانی سالانہ جلسہ میں شرکت کریں گے۔"

(نوائے وقت لاہور ۲۲ر دسمبر ۱۹۷۴ء)

—— (۲) ——

"قادیانیوں کا سالانہ اجتماع

لائلپور۔ ۲۲ر دسمبر۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بعد ان کے پہلے سالانہ جلسہ میں شرکت کے لئے جو ربوہ میں ۲۶ سے ۲۸ دسمبر تک ہوگا۔ امسال دنیا بھر سے غیر معمولی تعداد میں احمدی وفود آ رہے ہیں چنانچہ اب تک جزائر فجی۔ انڈونیشیا۔ ماریشس۔ ہالینڈ اور دوسرے قادیانی وفد ربوہ پہنچ چکے ہیں۔ امریکہ۔ یورپ اور افریقہ کے متعدد ممالک سے بھی بعض وفود ۲۴ر دسمبر تک ربوہ پہنچ جائیں گے چونکہ امسال قادیانیوں کا سالانہ جلسہ عید الاضحیٰ سے اگلے روز شروع ہو رہا ہے اس لئے قادیانی اجتماعی طور پر ربوہ میں عید منائیں گے۔ ربوہ میں ایک لاکھ افراد کے قیام و طعام کا انتظام کیا گیا ہے۔"

(امروز۔ لاہور ۲۳ر دسمبر ۱۹۷۴ء)

—— (۳) ——

"جماعت احمدیہ مرزا غلام احمد کو مسیح موعود اور مہدی معہود مانتی ہے

ربوہ میں دنیا بھر سے وفود پہنچنا شروع ہو گئے

مسلمان بھی احمدیوں کا ردِ عمل معلوم کرنے کیلئے ربوہ جائینگے

لائلپور۔ ۲۱ر دسمبر (وقائع نگار خصوصی) جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسہ میں شرکت کے لئے دنیا بھر سے جماعت احمدیہ کے وفود اور سرکردہ احمدی شخصیتیں ربوہ پہنچنا شروع ہو گئی ہیں۔ جماعت احمدیہ کا بیاسیواں (۸۲) سالانہ جلسہ امسال ۲۶ر دسمبر سے ربوہ میں شروع ہو رہا ہے۔ یہ جلسہ تین دن جاری رہے گا۔ احمدیوں کو پاکستان کی قومی اسمبلی کی طرف سے غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بعد ان کا یہ پہلا سالانہ جلسہ ہے جس میں پاکستان سمیت پوری دنیا سے زیادہ سے زیادہ تعداد میں احمدی شرکت کر رہے ہیں چنانچہ اب تک جزائر فجی۔ انڈونیشیا، ماریشس، ہالینڈ اور مصر سے احمدی وفود ربوہ پہنچ چکے ہیں۔ امریکہ یورپ اور افریقہ کے ممالک سے متعدد احمدی وفود آمدہ ایک دو روز میں ربوہ پہنچ جائیں گے۔ جلسہ میں شرکت کے لئے پاکستان کے سابق وزیر خارجہ اور عالمی عدالت انصاف کے سابق جج چوہدری ظفر اللہ خان پہلے سے ہی پاکستان میں موجود ہیں اور آج کل لاہور چھاؤنی کی ایک کوٹھی میں رہائش پذیر ہیں۔ ان کے علاوہ مشہور سائنسدان اور حکومت پاکستان کے سابق سائنسی مشیر ڈاکٹر عبد السلام اور حکومت پاکستان کے سابق مشیر اقتصادیات اور منصوبہ بندی کمیشن کے ناظم ایم۔ ایم احمد (مرزا مظفر احمد) بھی جلسہ میں شریک ہو رہے ہیں۔ مسٹر ایم۔ ایم۔ احمد آج کل ورلڈ بنک کے ڈائریکٹر ہیں۔ جلسہ میں پاکستان کی فضائیہ کے سابق سربراہ ریٹائرڈ ایئر مارشل ظفر چوہدری بھی شریک ہوں گے۔ یہ تمام سرکردہ احمدی شخصیتیں امیر جماعت احمدیہ مرزا ناصر احمد سے جماعت احمدیہ کی تنظیمی سرگرمیوں اور مستقبل کے بارے میں خصوصی مذاکرات کریں گے۔ احمدی امسال عید الاضحیٰ بھی ربوہ میں ہی منائیں گے کیونکہ اس سے بالکل اگلے دن ان کا جلسہ شروع ہو جائے گا۔ پاکستانی احمدی امسال ربوہ میں ہی قربانی دیں گے اس کی دو وجوہات بیان کی

جاتی ہیں۔ اولاً یہ کہ اگر احمدی ربوہ سے باہر قربانی دیں گے تو ان کے غیر مسلم قرار پانے کے بعد نہ کوئی قصاب ان کا جانور ذبح کرکے انہیں گوشت تیار کرکے دے گا اور نہ ہی اس قربانی کا گوشت مسلمانوں کے لئے قابل قبول ہوگا۔ ثانیاً ربوہ میں قربانی کرنے کی صورت میں سالانہ جلسہ میں شرکت کے لئے آنے والے احمدیوں کے لئے قربانی کا یہ گوشت کام آسکے گا۔ پاکستان کے باہر سے آنے والے کچھ احمدی حضرات بھی ربوہ میں قربانی دیں گے۔ جماعت احمدیہ ربوہ کا اندازہ ہے کہ امسال ربوہ میں تین سو سے زائد گائیوں اور بکروں کی قربانی دی جائیگی۔ سالانہ جلسہ میں شرکت کے لئے ایک لاکھ افراد کے قیام وطعام کا انتظام کیا گیا ہے۔ مہمانوں کو کھانا مہیا کرنے کے لئے تین بڑے لنگر خانے قائم کئے گئے ہیں جن میں روٹیاں پکانے کی خودکار مشینیں لگائی گئی ہیں۔ امیر جماعت احمدیہ مہمانوں کے قیام وطعام کے انتظامات کا معائنہ کرچکے ہیں۔ سالانہ جلسہ میں امیر جماعت احمدیہ مرزا ناصر احمد کے علاوہ مرزا مبارک احمد انچارج احمدیہ فارن مشنز، عبدالمالک خان ناظر اصلاح وارشاد، شیخ مبارک احمد سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ اور مشہور احمدی قلمکار ابوالعطا جالندھری سابق مبلغ بلاد شام وفلسطین، مرزا طاہر احمد اور قاضی محمد نذیر خطاب کریں گے۔ احمدی حضرات کا خیال ہے کہ جلسہ میں چوہدری ظفر اللہ خان بھی تقریر کریں گے۔ اس جلسہ کی تمام تقاریر کو ٹیپ ریکارڈ کیا جائیگا۔ ۲۶ دسمبر کی شام کو سات بجے "مسجد اقصیٰ" ربوہ میں دنیا کی چالیس سے زائد اہم زبانوں میں تقاریر ہونگی۔ یہ تقاریر دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے مختلف زبانیں بولنے والے احمدی مندوب کریں گے۔ احمدی خواتین کے لئے نصرت کالج میں علیحدہ سہ روزہ جلسہ ہوگا۔ اس سال پاکستان کے مختلف شہروں سے بہت سے مسلمان بھی احمدیوں کے سالانہ جلسہ کو دیکھنے کے لئے ربوہ جائیں گے تاکہ وہ احمدیوں کی صحیح تعداد کا جائزہ لے سکیں جو کہ اکثریت پہلی بار ربوہ میں جمع ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ یہ مسلمان یہ بھی دیکھنا چاہتے ہیں کہ احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بعد مسلمانوں کے بارے میں ان کا ردعمل اور آئندہ عزائم کیا ہیں۔ دریں اثناء امیر جماعت احمدیہ نے تمام احمدیوں کو خاص طور پر ہدایت کی ہے کہ وہ ربوہ میں آنے والے تمام افراد سے حسن اخلاق سے پیش آئیں۔ نظارت اصلاح وارشاد صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے جاری ہونے والے ہینڈ آؤٹ میں مزید کہا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ کا سالانہ جلسہ مذہبی اجتماع ہے اور اس کا سیاست سے کوئی تعلق نہیں۔"

(روزنامہ غریب لائل پور ۲۳ دسمبر ۱۹۷۴ء)

(۴۲)

"قادیانیوں کا صدر دفتر پاکستان سے باہر منتقل نہیں کیا جائے گا"

مہدی علیہ السلام نے خدا سے ہمارا تعارف کرایا ہے (مرزا ناصر احمد)

لائلپور ۲۶ دسمبر (نمائندہ خصوصی) قادیانیوں کے سربراہ مرزا ناصر احمد نے اعلان کیا ہے کہ ان کا صدر دفتر پاکستان سے باہر منتقل نہیں کیا جائے گا۔ آج ربوہ میں قادیانیوں

کے سالانہ جلسے کا افتتاح کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ پاکستان کی سرزمین ہماری ماں ہے اور ماں کے پاؤں تلے جنت ہوتی ہے۔ ہم پاکستان کو چھوڑ کر نہیں جا سکتے ہم ملک کی خدمت کریں گے یہ ملک سارے قادیانیوں کا وطن ہے اور ہم نے اسے باوقار اور معزز ملکوں کی صف میں کھڑا کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ ملک ہمارا ہے ہم اس کے لئے قربانیاں دیتے رہے ہیں اور دیتے رہیں گے میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اس ملک کی مضبوطی اور استحکام کے سامان پیدا کرے۔

انھوں نے کہا کہ سوتیلے رشتوں کے باعث جو لوگ مادر وطن کو تباہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کا اقدام کسی طرح قابل ستائش نہیں ہے۔ مرزا ناصر احمد نے کہا کہ گزشتہ برس نئی شکل میں ہم پر مصیبتیں نازل ہوئیں اس سال ایک جماعت نے تلخیاں پیدا کیں۔ احمدیوں کے مکان اور دکانیں لوٹی اور نذر آتش کی گئیں۔ خدا کی عجیب شان ہے کہ نبی اکرمؐ کے طفیل چودہ سو سال گزرنے کے باوجود آپؐ سے پیار کرنے والے لوگ اپنا سب اثاثہ لٹا کر میرے پاس آئے۔ ان کے دل میں خدا کے لئے محبت اور پیار میں فرق نہیں آیا۔ انھوں نے کہا کہ ایک احمدی نوجوان جس لاکھ روپے کا اثاثہ لٹ کر بشاش اور مسکراتے ہوئے چہرے سے میرے پاس آیا اور اطمینان سے کہا کہ خدا کے خزانے تو خالی نہیں ہوتے پہلے بھی خدا کی رحمت سے ملا تھا اور اب بھی اسی سے ملے گا۔ ۱۹۷۴ء کے شروع تمام فسادات کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ ہمارے خاندان کے سارے حصے ملا کر کروڑ سے زائد روپے کی جائداد قادیان میں چھوڑی۔ ہم خالی ہاتھ یہاں آئے۔ خدا نے آسمانوں سے فرشتوں کو بھیجا اور انہوں نے ہماری ساری ضروریات پوری کیں۔ انھوں نے کہا کہ ہم اقوام و ملل سے بے نیاز ہو کر مختلف ملکوں سے اس سالانہ اجتماع میں جمع ہوئے ہیں۔ جماعت احمدیہ ایک منفرد جماعت ہے۔ دعا کی جو توفیق احمدی کو ملتی ہے کسی اور کو نہیں ہے۔ حضرت محمد مصطفیٰؐ کے طفیل مہدی علیہ السلام نے خدا سے ہمارا تعارف کرایا۔ مہدی علیہ السلام نے کہا تھا کہ میں دنیا کے لئے فلاح و بہبود لے کر اسلام کو غالب کرنے آیا ہوں۔ مرزا ناصر احمد نے استفسار کیا کہ سرمایہ دارانہ علاقے کہاں گئے۔ کمیونزم بھی پیچھے رہ جائے گا بعد میں آنے والی دوسری طاقتیں بھی ختم ہو جائیں گی۔ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل منزل کی جانب رواں دواں رہیں گے اور بالآخر اسلام کا جھنڈا گاڑنے والی جماعت غالب آئے گی۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ذہنی، روحانی، اخلاقی اور دینی سکون کے سامان مہیا کرے اور ہم جو رسول مقبولؐ سے دور ہو چکے ہیں ان کا قرب نصیب کرے۔ انھوں نے کہا کہ پاکستان میں شریف الفطرت انسانوں کی کثرت ہے اور ہزاروں میں کہیں ایک فرد ایسا ہوگا جس کی شرافت مسخ ہو چکی ہے ایسے لوگ مادر وطن سے سوتیلے رشتہ کا سلوک کرتے ہیں۔ انہیں مادر وطن سے بے وفائی نہیں کرنی چاہیئے میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پاکستان کی مضبوطی اور خوشحالی کا سامان پیدا کرے۔ انہوں نے کہا کہ ماں کے پاؤں تلے جنت ہے ہم مادر وطن کو چھوڑ کر نہیں جائیں گے

اور اس کی خدمت کرتے رہیں گے۔ مرزا ناصر احمد نے کہا کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا ہے کہ انسان دنیا میں ماں کی خدمت کر کے جنت کا سامان پیدا کرتا ہے انھوں نے شکوہ کیا کہ اس دفعہ احمدیوں کے سالانہ جلسہ کے لئے مخصوص گاڑیاں نہیں چلائی گئیں۔"

(نوائے وقت لاہور۔ ۲۷ دسمبر ۱۹۷۴ء)

(۵)

جماعت احمدیہ کا مرکز پاکستان سے باہر کسی جگہ منتقل نہیں کیا جائے گا (مرزا ناصر احمد)

جلسہ سالانہ کے افتتاحی اجلاس کے بارے میں روزنامہ "THE PAKISTAN TIMES" لاہور نے مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۷۴ء کو صفحہ ۵ پر انگریزی میں جو خبر شائع کی اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:-

"ربوہ۔ ۲۶ دسمبر۔ امام جماعت احمدیہ مرزا ناصر احمد نے آج یہاں اعلان کیا کہ جماعت احمدیہ کا مرکز پاکستان سے باہر کسی جگہ منتقل نہیں کیا جائے گا۔ یہ بات انہوں نے جماعت احمدیہ کے سہ روزہ ۸۲ ویں سالانہ جلسہ کا افتتاح کرتے ہوئے بیان کی۔ جلسہ میں غیر ملکی مندوبین سمیت ایک لاکھ سے زائد افراد نے شرکت کی۔

مرزا ناصر احمد نے کہا کہ گزشتہ مہینوں کے واقعات کے باوجود احمدی اپنے ملک سے محبت رکھتے ہیں اور وہ پاکستان کے وفادار اور جان نثار شہری ہیں۔ آپ نے کہا کہ پاکستان اُن کے لئے مادرِ وطن ہے اور وہ اسے اپنے لئے جنت سمجھتے ہیں۔ یہ بات کہتے ہوئے انہوں نے ایک حدیث کا ذکر کیا کہ جنت ماں کے قدموں کے نیچے ہے۔

مرزا ناصر احمد نے احمدیوں کو تلقین کی کہ وہ پاکستان کے استحکام اور خوشحالی کے لئے دعا کریں اور کہا کہ ہم پاکستان سے تعلق رکھتے ہیں اور ہم نے اپنے اس محبوب ملک کے لئے بے شمار قربانیاں دی ہیں۔ ہم اپنے محبوب ملک کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں اور آئندہ بھی دعائیں کرتے رہیں گے کیونکہ ملک سے محبت کرنا ایمان کا حصہ ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نصیحت کی۔

عربوں کے خلاف بڑھتے ہوئے اسرائیلی خطرات کا ذکر کرتے ہوئے امام جماعت احمدیہ نے کہا کہ یہ خطرات ہمارے لئے تشویش کا باعث ہیں۔

بدھ کے روز امام جماعت احمدیہ نے عید الاضحیہ کے عظیم اجتماع سے خطاب کیا اور نماز پڑھائی۔"

(پاکستان ٹائمز لاہور۔ ۲۷ دسمبر ۱۹۷۴ء)

(۶)

"احمدیہ جماعت اپنا ہیڈ کوارٹر ملک سے باہر منتقل نہیں کرے گی۔ مرزا ناصر احمد"

ربوہ۔ ۲۶ دسمبر (پ پ ا) احمدیہ فرقہ کے سربراہ مرزا ناصر احمد نے واضح طور پر اعلان کیا ہے کہ اُن کے فرقے کے ہیڈ کوارٹر کو پاکستان سے کسی بیرونی ملک منتقل نہیں کیا جائے گا۔ ربوہ سے احمدیہ پریس انفارمیشن کے سیکرٹری کے جاری کردہ اعلامیہ کے مطابق وہ آج صبح ۸۲ ویں احمدیہ سالانہ جلسہ کا افتتاح کر رہے تھے اس جلسہ میں ایک لاکھ سے زائد مندوبین شرکت کر رہے ہیں جن میں بیرونی ممالک کے مندوبین بھی شامل ہیں جو امریکہ۔ ڈنمارک۔ گھانا۔ شام۔ ماریطانیہ۔ سویڈن۔ انڈونیشیا۔ ہالینڈ۔ ناروے۔ زیمبیا۔ کویت۔ نائیجیریا۔ آسٹریلیا۔ جرمنی اور سیرالیون

سے آئے ہیں۔ مرزا ناصر احمد نے کہا کہ گزشتہ چند ماہ کے واقعات کے باوجود احمدی اپنے ملک سے محبت کرتے ہیں اور پاکستان کے محب وطن اور وفادار شہری ہیں۔ اُن کا ایمان ہے کہ پاکستان کے ۹۹.۹ لوگ شریف النفس ہیں

مرزا ناصر احمد نے کہا کہ ماضی قریب میں جو واقعات رونما ہوئے اس سے تلخی پیدا ہوئی لیکن جن لوگوں کا تعلق خدا سے ہوتا ہے وہ ان واقعات کی تلخی اور دکھ سے نیا حوصلہ اور جذبہ پاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ دنیا نے فرعون، سرمایہ داری اور کمیونزم کی حکومتیں دیکھ لی ہیں۔ آئندہ چند برسوں میں خدا جماعت احمدیہ کے ذریعہ اسلام کو غالب کر دے گا اور اس طرح ایک نیا نظام وجود میں آئے گا جو جنت کا نقشہ پیش کرے گا۔ انہوں نے احمدیوں سے کہا کہ وہ پاکستان کے اتحاد و سلامتی کے لئے دعا کریں کیونکہ احمدیوں کی یہ جماعت واحد جماعت ہے جو خدا پر یقین رکھتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس ملک سے تعلق رکھتے ہیں اور ہم نے اس کے لئے قربانیاں دی ہیں۔ انہوں نے ان لوگوں کے لئے دعا کی جو بقول ان کے پاکستان کے دوست بنتے ہیں لیکن دراصل وہ اس کو تباہ کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے عربوں کے خلاف بڑھتے ہوئے اسرائیلی خطرے پر تشویش کا اظہار کیا۔" (روزنامہ جنگ کراچی ۲۸ دسمبر ۱۹۷۴ء)

(۹)

"مرکز ربوہ کسی اور جگہ منتقل نہیں کیا جائے گا"

(جماعت احمدیہ کا اعلان - انگریزی سے ترجمہ)

ربوہ ۲۸ دسمبر جماعت احمدیہ کا مرکز پاکستان سے باہر کسی اور ملک میں منتقل نہیں کیا جائے گا۔ اس بات کا اعلان جماعت احمدیہ کے امام مرزا ناصر احمد نے کیا۔

احمدیہ پریس انفارمیشن کے سیکرٹری کے جاری کردہ اعلامیہ کے مطابق غیر ملکی مندوبین سمیت ایک لاکھ سے زائد افراد جلسہ میں شریک ہیں۔ جماعت احمدیہ کے سربراہ نے اپنے متبعین کو یاد دہانی کرائی کہ پاکستان کے استحکام اور خوشحالی کے لئے دعائیں کرنا ان کی ذمہ داری ہے۔ انہوں نے مزید کہا۔ عرب دنیا کے خلاف اسرائیل کی طرف سے بڑھتے ہوئے خطرات پر احمدیوں کو سخت تشویش ہے اور وہ اسلام کی فتح کے لئے دعا کر رہے ہیں۔"

(روزنامہ مارننگ نیوز کراچی ۲۷ دسمبر ۱۹۷۴ء)

(۸)

خدا کی نظروں میں جماعت احمدیہ کیلئے پیار کا سمندر موجزن ہے

(مہدی آخر الزمان کی جماعت غالب آئے گی۔ امام جماعت مرزا ناصر احمد کی تقریر)

ربوہ ۲۸ دسمبر (نامہ نگار خصوصی) جماعت احمدیہ کے سربراہ مرزا ناصر احمد نے یہاں کہا کہ جماعت احمدیہ کوئی سیاسی جماعت نہیں ہے اور اسے سیاسی اقتدار حاصل کرنے کی تمنا بھی نہیں ہے لیکن ہم اس حقیقت کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئی کے مطابق مہدی موعود کی قائم کردہ جماعت احمدیہ کو امت واحدہ کی تشکیل کا سبب بننا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد ہے کہ ہماری زندگی نہیں رہتی۔ اس سلسلے میں ہم پر بھاری ذمہ داری عائد

ہوتی ہے۔ انہوں نے کہا اپنے مشن کی تکمیل کے لئے ہم نے زندگی وقف کر دی ہے اور قربانیاں دے رہے ہیں۔ مرزا ناصر احمد سالانہ جلسہ کے دوسرے روز آخری اجلاس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے مسیح علیہ السلام کی بشارت کا حوالہ دیتے ہوئے اعلان کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل نوع انسانی بالآخر ایک امت واحدہ بنے گی اور اس وقت اسلام غالب آئے گا۔ مرزا ناصر احمد نے کہا کہ دنیا سرمایہ دارانہ۔ اشتراکی اور سوشلسٹ نظاموں کی تاریکیوں میں بھٹک رہی ہے یہ سارے نظام انسانی مصائب اور مسائل کا حل تلاش کرنے سے قاصر رہے ہیں۔ اس سے قبل آج صبح کے اجلاس سے مرزا محمود احمد ناصر۔ مولانا عبدالمالک اور عطاء المجیب راشد نے خطاب کیا اور دعویٰ کیا کہ "مسیح موعود" کو احیاء اسلام اور غلبہ اسلام کے لئے مبعوث کیا گیا ہے

اشتراکیت کے داعیوں کے بلند بانگ دعووں کے باوجود غریب لوگ اشتراکی نظام سے کانپ گئے ہیں ان نظاموں کے نعرے کچھ ہیں لیکن ان نظاموں کے پس پردہ عمل کچھ اور ہے۔ اور یہ اسی لئے ناکام ہو گئے ہیں۔ مرزا ناصر احمد نے کہا کہ اسلام ہی دکھی انسانیت کی تکلیفوں کا حل ہے۔ انہوں نے کہا کہ خدا نے بندوں کو بتایا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے طفیل امت مسلمہ میں ایسے انسان بھی پیدا کئے گئے ہیں جو حضورؐ سے اکتساب کر کے خدا تعالیٰ کے اسرار سیکھیں گے اور کامیاب ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ کم تعداد ہونے کے باوجود دوسروں کی نظروں میں غصہ، نفرت اور وحشت کے آثار دیکھتے ہیں لیکن خدا کی نگاہ میں جماعت احمدیہ کے لئے پیار کا سمندر موجزن ہے۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ نفرت اور حقارت کے شعلوں کو محبت اور پیار سے کافور کرے گی ہم نوع انسانی کے دلوں کو پیار سے جیتیں گے اور ہر جسم کو محمدؐ کے نور سے منور کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ شریعت محمدیہؐ کی شمع ہمارے ہاتھ میں ہے اس کی عالمگیر روشنی سے انسانیت کی مشکلات دور ہو جائیں گی

آج جب مرزا ناصر احمد اور ان کے تابعین کا وفد اور جلوس کے قافلے میں جلسہ گاہ کی طرف روانہ ہوئے تو جلسہ گاہ کو جانے والی بڑی سڑک اور ذیلی سڑکوں پر ٹریفک روک دی گئی۔ جماعت احمدیہ کی توقعات کے برعکس بھارت سے کوئی مندوب یا قادیانی اس جلسہ میں شرکت کے لئے نہیں آیا۔

جھنگ، سرگودھا اور لائل پور کی پولیس فورس کے علاوہ فیڈرل سیکورٹی فورس کے ہزاروں نوجوان جلسہ گاہ اور نواح میں متعین تھے۔ ربوہ کی مسجد اقصیٰ آج جمعہ کے باوجود بند رہی۔ مرزا [illegible] [illegible] منتظمین [illegible] مسجد کی جانب جانے کی اجازت نہیں تھی۔ نماز جمعہ جلسہ گاہ میں مرزا ناصر احمد نے پڑھائی اور جمعہ اور نماز عصر کی چھ رکعتیں اکٹھی ادا کی گئیں۔

احمدیہ مرکز اطلاعات ربوہ کے برقیہ کے مطابق امیر جماعت نے بتایا کہ ۵۰ ممالک بشمول یوگوسلاویہ اور پولینڈ میں جماعت کی مکمل شاخیں قائم ہیں سال رواں

میں ۵۱ نئی مساجد تعمیر کی گئیں۔ ۲۵ مساجد زیر تعمیر ہیں۔ افریقی ممالک میں ۲۶ سکول اور کالج کھولے جا رہے ہیں دو نئے بڑے پرنٹنگ پریس لگائے جا رہے ہیں جو تمام عالمی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم طبع کریں گے۔ مرزا ناصر احمد نے کہا کہ جماعت کی صد سالہ تقریبات منعقد کرنے کے لئے انھوں نے اڑھائی کروڑ روپے کے فنڈ طلب کئے تھے جن میں جماعت احمدیہ کی غیر ملکی شاخوں نے پانچ کروڑ جمع کرانے کے وعدے کر لئے ہیں۔"

(نوائے وقت لاہور ۲۸ دسمبر ۱۹۷۴ء)

نوٹ:۔ اس خبر میں حضرت امام جماعت احمدیہ کی طرف جو یہ بات منسوب کی گئی۔ کہ "ہمیں بالآخر امتِ موعودہ بننا ہے" یہ سراسر غلط اور خلاف واقعہ ہے۔ جو بات حضرت امام جماعت احمدیہ نے بیان فرمائی ہے وہ خود اس خبر میں یوں مذکور ہے" محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل نوع انسانی بالآخر ایک امتِ واحدہ بنے گی اور اس وقت اسلام غالب آئے گا" اور "جماعت احمدیہ کو امتِ واحدہ کی تشکیل کا سبب بننا ہے" ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نمائندہ خصوصی کی بھیجی ہوئی خبر کے صریح خلاف ایڈیٹر نے از خود خبر کا غلط اور جھوٹا عنوان قائم کیا ہے۔

(۹)

"۵۰ ملکوں میں قادیانیت پھیل رہی ہے چند سال میں ہم غالب آ جائیں گے
قادیانیت کی صد سالہ سالگرہ کیلئے پانچ کروڑ روپے جمع ہو چکے ہیں۔

لائل پور ۲۷ دسمبر (سٹاف رپورٹر) قادیانی اقلیت کے سربراہ مرزا ناصر نے کہا کہ ان کا مذہب دنیا کے پچاس ملکوں جن میں یوگوسلاویہ اور پولینڈ ایسے ملک بھی شامل ہیں پھیل رہا ہے اور بہت جلد ان کی جماعت سرمایہ داری روسی کمیونزم اور چینی کمیونزم پر غالب آ جائے گی۔ انھوں نے کہا ہم نے ایک سال میں پندرہ قادیانی عبادت گاہیں تعمیر کیں جبکہ مزید پچیس ایسے عبادت خانے زیر تعمیر ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی افریقہ میں ۲۶ سکول اور کالج چلا کر اپنا مذہب پھیلا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ دو عظیم نوعیت کے پرنٹنگ پریس بھی قائم کئے جا رہے ہیں جن میں قادیانی عقیدہ کے مطابق قرآن حکیم کا ہر زبان میں ترجمہ شائع کیا جائے گا۔ انھوں نے کہا کہ میں نے قادیانیت کی صد سالہ سالگرہ کے لئے دو کروڑ پچاس لاکھ روپیہ کے عطیہ کی اپیل کی مگر اب تک غیر ممالک سے قادیانیوں نے پانچ کروڑ روپیہ فراہم کر دیئے ہیں اور یہ سلسلہ تا حال جاری ہے۔

مرزا ناصر احمد نے کہا کہ دنیا میں چار نظریئے ایک دوسرے سے برسرِ پیکار ہیں ان میں سے روسی کمیونزم چینی کمیونزم سرمایہ داری کا انھوں نے ذکر کیا۔ چوتھے نظریئے سے ان کی مراد اسلام تھی تاہم انھوں نے کہا یہ چاروں نظریئے انسانوں کو نجات نہیں دلا سکتے بلکہ قادیانیت ہی پوری نوع انسان کو ایک امت بنا دے گی۔ انھوں نے کہا کہ چند برس میں ہم غالب آ جائیں گے۔"

(روزنامہ مساوات لاہور ۲۸ دسمبر ۱۹۷۴ء لوکل ایڈیشن)

نوٹ: چوتھا نظریہ بے شک اسلام ہے مگر اگلا فقرہ یہ تھا کہ اسی کے ذریعہ سے دنیا کو نجات ملے گی۔ اور یہی بالآخر غالب آئے گا۔ رپورٹر کا اپنی طرف سے "قادیانیت" کو اس جگہ داخل کر دینا صحافتی بددیانتی ہے۔

(۱۰)

"جماعت احمدیہ کے ارکان اپنی صفوں میں اتحاد قائم کریں"

لاہور ۲۷ دسمبر (نمائندہ خصوصی) جماعت احمدیہ ربوہ کے سربراہ مرزا ناصر احمد نے اپنی جماعت کے تمام افراد کو تلقین کی ہے کہ وہ اپنی صفوں میں اتحاد اور نظم و ضبط پیدا کریں۔ وہ آج جماعت احمدیہ کے ۸۲ ویں سالانہ جلسہ کے دوسرے دن حاضرین سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے مصائب اور آلام کا حل سرمایہ داری نظام اور کمیونزم میں نہیں بلکہ اسلام میں مضمر ہے۔ مرزا ناصر احمد نے کہا کہ مسیح موعود نے وعدہ کیا تھا کہ میں تمہیں ایک بہت بڑی جماعت دوں گا۔ ان کا مطلب یا اشارہ اسلام کی طرف تھا۔ آج کے اجتماع میں مرزا ناصر احمد کے علاوہ مرزا محمود احمد ناصر، عطاء المجیب اور عبد المالک نے بھی خطاب کیا۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ اپنے وطن اور اپنے مذہب کے لئے انتہائی مخلص ہے۔ اجتماع میں پاکستان کے سابق وزیر خارجہ چوہدری ظفر اللہ خان اور وزیر اعظم کے سابق سائنسی مشیر ڈاکٹر عبد السلام بھی موجود تھے۔ اس موقعہ پر جلسہ گاہ میں مختلف کیمپ لگائے گئے تھے۔ جلسہ میں تقریباً ۷۰ ہزار افراد نے شرکت کی۔"

(روزنامہ مشرق لاہور ۲۸ دسمبر ۱۹۷۴ء)

(۱۱)

"اسلام کے سوا تمام نظام ناکام ہو چکے ہیں"

ربوہ ۲۷ دسمبر قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا ناصر احمد نے کہا ہے دنیا میں سرمایہ دارانہ، کمیونسٹ اور سوشلسٹ نظام ناکام ہو چکے ہیں اور اسلام ہی ایسا ہمہ گیر مذہب ہے جو بنی نوع انسان کو امت واحدہ بنانے کی قدرت رکھتا ہے۔ کیونکہ اس مذہب کو اللہ تعالیٰ کی تائید حاصل ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ان کی جماعت جسے مسترد بھی کیا جا چکا ہے اگلے چند برسوں میں حضور کی تعلیمات کی روشنی میں اسلام کو دنیا کے کونے کونے میں پھیلا دے گی۔ انہوں نے بتایا کہ ان کی جماعت پچاس سے زیادہ ممالک میں کام کر رہی ہے۔ ایک سال میں پندرہ مسجدیں تعمیر کی ہیں اور مزید پچیس زیر تعمیر ہیں۔ انہوں نے جماعت کے ارکان سے اپیل کی کہ جماعت کی سو سالہ تقریبات کے لئے ڈھائی کروڑ روپیہ چندہ جمع کیا جائے لیکن بیرونی ممالک کی جماعتوں نے پانچ کروڑ روپیہ دینے کا وعدہ کیا ہے۔"

(روزنامہ امروز لاہور ۲۸ دسمبر ۱۹۷۴ء لوکل ایڈیشن)

ادارتی نوٹ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۱۹۷۴ء کا ہمارا سالانہ جلسہ ایک خدائی نشان تھا۔ نہایت نامساعد حالات کے باوجود ایک لاکھ سے زائد افراد شریک جلسہ ہوئے۔ دور دراز ممالک کے مندوبین بھی تشریف لائے۔ تقاریر نہایت ایمان افروز تھیں۔ حضرت امام ہمام ایدہ اللہ بنصرہ کے خطابات تو خاص شان رکھتے تھے۔ نظم و نسق بھی نہایت اچھا تھا۔ باران رحمت کا بھی نزول اور احباب جماعت کا ثبات اس پر بصیرت کیلئے ازدیاد ایمان کا موجب ہوا۔ الحمد للہ۔ اولاً و آخراً۔ ھو رب العالمین!

اعتبارِ ستم

مری فردِ جرم میں درج ہو مرے سر پہ ہے یہ گناہ بھی

محترم جناب ثاقب زیروی

یہ نظم محترم ثاقب صاحب نے جلسہ سالانہ ۱۹۷۴ء میں ۲۸ دسمبر ۱۹۷۴ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی موجودگی میں پڑھی (ایڈیٹر)

یہ بجا کہ راستہ پر خطر ہے ستم کی رات سیاہ بھی
مگر اہلِ دل کو ہو فکر کیوں کہ جنوں ہے مشعلِ راہ بھی

مجھے ناز اُن کی ہی چاہ پر وہی جن کی ایک نگاہ پر
یہ متاعِ دیدہ و دل تو کیا ہے نثار عزت و جاہ بھی

یہ عجیب طرح کا دور ہے کہ جہاں کا رنگ ہی اور ہے
یہاں اعتبارِ ثواب کیا نہیں اعتبارِ گناہ بھی

چلیں نفرتوں کی وہ آندھیاں کہ چراغ پیار کے بجھ گئے
نہ دکھائی دے کوئی روشنی نہ سجھائی دے کوئی راہ بھی

وہی آسماں ہے، وہی زمیں پہ سکوں کا نام و نشاں نہیں
کہاں جا کے سر کو چھپایئے نہیں کوئی جائے پناہ بھی

جو گزر گئی ہیں قیامتیں نہ کہیں گے اُن کی حکایتیں
کوئی کم نہ ظلم کی انتہا نہ کریں گے ہم کوئی آہ بھی

جو لگے تھے زخم وہی لئے جو ملے تھے اشک وہ پی لئے
ذرا شکوہ سارا یہی سہی نہ سنو گے دل کی کراہ بھی

انہیں اعتبارِ وفا نہیں ہمیں اعتبارِ ستم تو ہے
ہے انہی کے لطف کا آئینہ یہ ہمارا حال تباہ بھی

میں ہوں خرقہ پوش تو کیا ہوا مرا دل ہے صورتِ آئینہ
جو حریفِ تاج و سریر ہے مرے سر پہ ہے وہ کلاہ بھی

میں نوائے دینِ ہدیٰ بھی ہوں درِ مصطفےٰ کا گدا بھی ہوں
مری فردِ جرم میں درج ہو مرے سر پہ ہے یہ گناہ بھی

ترے پاس ثاقبِ بے نوا ہیں یہ سب خدا کی امانتیں
اسی در پہ جا کے جھکا ئیں یہ جبیں بھی، دل بھی، نگاہ بھی

انتظام ہے۔ حالانکہ وہاں اہل سنت کی تعداد پاکستان کے شیعوں سے بھی بہت زائد ہے یہاں اہل سنت کی تعداد تقریباً نوّے فیصد ہے۔ شیعوں کی تعداد ۳ فیصد سے زائد نہ ہوگی۔ بخلاف اس کے ایران میں سنّیوں کی تعداد سرکاری مردم شماری کے مطابق اٹھارہ فیصد اور حقیقتاً اس سے بھی زائد ہے۔ بعض شیعوں کا یہ دعویٰ کہ وہ پاکستان میں ڈھائی کروڑ ہیں، بالکل غلط اور کذب صریح ہے پورے پاکستان میں ان کی تعداد زیادہ سے زیادہ پندرہ بیس لاکھ ہوگی۔ اگر صحیح طریقے سے مردم شماری کی جائے تو تعداد اس سے کم ہی نکلے گی زیادہ نہیں۔"

(الحق۔ جنوری ۱۹۷۵ء ص۱۷)

الفرقان:۔ ساڑھے ڈھائی کروڑ اور پندرہ بیس لاکھ میں بڑا فرق ہے۔ ان دونوں میں سے کون سا بیان درست ہے، اور کون سا غلط۔ اس کا فیصلہ کون کرے؟

۲۳۔ قومی اسمبلی کی قرارداد مبہم اور مشتبہ ہے۔

قومی اسمبلی کی ۷ ستمبر کی قرارداد پر سید ابوالاعلیٰ مودودی لکھتے ہیں:۔

"یہ قرارداد غالباً عجلت میں مرتب اور پاس کر دی گئی ہے اور اس کی ابتدا میں مسلمان کا لفظ رکھنے کی وجہ سے اس میں ابہام و اشتباہ پیدا ہو گیا ہے۔"

(الحق۔ نومبر ۱۹۷۴ء ص۲۹)

الفرقان:۔ ایسے موقعہ کے لئے ہی کہتے ہیں العجلۃ من الشیطان۔ اگر سوچ سمجھ کر کام کیا جائے اور خدا ترسی سے کام لیا جائے تو کفِ افسوس نہیں ملنا پڑتا۔

۲۴۔ حکومت پاکستان اور مولوی نورانی کے الزامات

"انھوں نے کہا کہ موجودہ حکومت کی نگاہ میں شراب نوشی اور زنا ایک معمولی جرم ہے اور شاید یہی وجہ ہے کہ حکومت کے اہم پرزے ہر وقت مست رہتے ہیں۔ مولانا نورانی نے کہا کہ حکومت کا دعویٰ بالکل غلط ہے کہ عوام کی مرضی کے مطابق قادیانی مسئلہ حل کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم بھٹو کو بخوبی علم تھا کہ اگر قادیانیوں کو اقلیت قرار نہ دیا گیا تو ملک جل جائے گا اور ایک ایسی آگ بھڑک اٹھے گی جو بھٹو صاحب کے تخت کو بھی جلا سکتی تھی۔"

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۱۰ نومبر ۱۹۷۴ء)

الفرقان:۔ ایسے علانیہ الزامات پر حکومت کی طرف سے وضاحت ضروری معلوم ہوتی ہے ورنہ عوام ان کو درست قرار دیں گے۔

۲۵۔ شیعوں کو کلیدی مناصب سے علیحدہ کرنے کی تجویز

مدیر الحق اکوڑہ خٹک لکھتے ہیں:۔

"اگر شیعہ حضرات اہلسنت سے اپنے اختلافات کو اصولی قرار دینے پر مُصر رہے تو مسلمانوں کے لئے سوچنا ہوگا کہ ایسے اصولی اختلافات کے ساتھ کوئی شخص مسلمان کے دائرہ میں

سکتا ہے یا نہیں؟ ایسے اصولی اختلافات کے ہوتے ہوئے کوئی اقلیت ملک کے کلیدی مناصب بشمول صدارت وغیرہ پر فائز رہ سکتی ہے یا نہیں؟"

(الحق۔ نومبر ۱۹۷۴ء صفحہ ۵۹)

الفرقان:۔ غور کیا جائے تو سنی صاحبان کی طرف سے شیعوں کو کلیدی مناصب سے ہٹانے کے لئے تحریک جاری کی جا رہی ہے۔

۲۶۔ ابوجہل کے جانشین کی تعیین

"مولانا مفتی محمود نے کہا کہ ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے موجودہ حکومت کو بدلنا ہوگا انھوں نے وزیر اعلیٰ پنجاب مسٹر حنیف رامے کی اس تقریر کا حوالہ دیا جس میں مسٹر رامے نے اپوزیشن لیڈروں کو ابوجہل کہا۔ مفتی صاحب نے کہا کہ ابوجہل تو مکہ میں حکمرانی کر رہا تھا اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم حزب اختلاف کا کردار کر رہے تھے۔ یہ فیصلہ عوام کریں کہ اپوزیشن رہنما ابوجہل کا کردار ادا کر رہے ہیں یا رامے صاحب ابوجہل کے جانشین ہیں۔"

(روزنامہ نوائے وقت لاہور ۲۶ نومبر ۱۹۷۴ء)

الفرقان:۔ مفتی محمود صاحب نے عوام سے فیصلہ تو چاہا ہے کہ ابوجہل کے جانشین کا تعیین کریں مگر یہ نہیں بتایا کہ وہ یہ تعیین کس بنیاد پر کریں؟

۲۷۔ خاتم کے معنے بے نظیر

مسٹر عبدالرحمٰن شورش لکھتے ہیں کہ:۔

"مولانا ظفر علی خاں کی سیاسی شاعری ان سے شروع ہوئی اور انھیں پر ختم ہو گئی۔ وہ اپنے طرز کے موجد اور اپنے طرز کے خاتم تھے ان سے پہلے کسی دوسری جگہ ان کی نظیر نہیں ملتی۔"

(چٹان لاہور۔ ۲ دسمبر ۱۹۷۴ء صفحہ ۵)

الفرقان:۔ اس عبارت میں خاتم کا لفظ بے نظیر کے معنوں میں استعمال ہوا ہے۔ درحقیقت لفظ خاتم ساری زبانوں میں مقام مدح پر مستعمل ہونے کی صورت میں بے نظیر و بے مثال کے معنوں میں ہی آتا ہے۔

۲۸۔ اقلیتوں کا اصل مسئلہ عدم تحفظ کا احساس

روزنامہ امروز لاہور کے ایڈیٹر لکھتے ہیں کہ:۔

"اقلیتوں کا اصل مسئلہ عدم تحفظ کا وہ احساس ہے جسے بعض حالیہ افسوسناک واقعات نے اور زیادہ شدید بنا دیا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان میں بسنے والوں کو بلا تمیز رنگ و نسل اقلیت و اکثریت پاکستانی تصور کیا جائے ان کی جان، مال، عزت اور آبرو کی حفاظت کی جائے یہ بات جس خاص طور پر احمدیہ فرقہ کے بارے میں کہنا پڑتی ہے جنہیں قومی اسمبلی کی طرف سے اقلیت قرار دیئے جانے کے بعد بھی بعض شہروں اور قصبوں میں انتہائی غیر ذمہ داری کے واقعات رونما ہوئے ایسے واقعات جو کسی مہذب قوم کو زیب نہیں دیتے۔" (امروز۔ ۱۷ نومبر ۱۹۷۴ء) الفرقان:۔ ہم اس اقتباس کو بلا تبصرہ شائع کرتے ہیں۔

عقیدۂ ختمِ نبوت اور دوامِ فیوضِ محمدیؐ

مدیر المنبر کے افترا کی تردید

مولوی عبدالرحیم اشرف مدیر المنبر لائلپور نے اپنے اخبار ۵؍دسمبر ۱۹۶۴ء میں سراسر جھوٹا۔ بے بنیاد اور شر انگیز الزام لگایا کہ (معاذ اللہ) جماعت احمدیہ "ختم نبوت کے عقیدہ کو شیطانی اور لعنتی" کہتی ہے۔ ہم گزشتہ شمارہ میں اس جھوٹ کی تردید میں حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کے پچیس۲۵ واضح اقتباسات پیش کر چکے ہیں جن میں آپؑ نے ختم نبوت کے عقیدہ پر اپنے کامل ایمان کا اعلان فرمایا ہے۔

مدیر المنبر نے ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم ص۲۵۴ اور حقیقۃ النبوت حصہ اول صفحہ ۱۸۶-۱۸۷ کا عکس شائع کیا ہے ہم چیلنج کرتے ہیں کہ ان صفحات میں کہیں ایسا لفظ نہیں کہ "ختم نبوت کا عقیدہ شیطانی اور لعنتی" ہے یہ محض مدیر المنبر کا افتراء ہے۔ ولعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

ان صفحات میں یہ ذکر ضرور موجود ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور اتباع میں مومنوں کو مکالماتؐ الٰہیہ سے مشرف کیا جاتا ہے۔ رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی فیض رسانی کی برکت سے ان پر وحی غیر تشریعی نازل ہوتی ہے یہ امر اسلام کے زندہ اور کامل مذہب ہونے پر شاہد ناطق ہے۔ یہ ذکر کسی جگہ نہیں کہ ختم نبوت کا عقیدہ شیطانی اور لعنتی ہے۔ ان صفحات کے دو اقتباس ملاحظہ فرمائیے:۔

(اوّل) حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہؑ تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"دنیا میں صرف اسلام ہی یہ خوبی اپنے اندر رکھتا ہے کہ وہ بشرط سچی و کامل اتباع ہمارے سیّد و مولیٰ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مکالماتِ الٰہیہ سے مشرف کرتا ہے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم بحوالہ المنبر ۵؍دسمبر ۱۹۶۴ء ص۲)

دوم حضرت خلیفۃ المسیح الثانی میرزا محمود احمدؓ تحریر فرماتے ہیں کہ:۔

"جو شخص ایسا خیال کرتا ہے (یعنی یہ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دنیا کے لئے عذاب کے طور پر آئے تھے) وہ لعنتی اور مردود ہے۔ آپ سب دنیا کے لئے رحمت ہو کر آئے تھے اور آپؐ کے آنے سے

اللہ تعالیٰ کے فیضان دنیا کے مٹنے اور
بڑھ گئے نہ کہ کم ہو گئے۔"
(حقیقۃ النبوت مشتہ مجلہ المنبرہ دسمبر ۱۹۶۲ء)

قارئین کرام! خدارا غور فرمائیں کہ ہر دو کتابوں کے صفحات تو فیضانِ محمدیؐ کے دوام سے بھرے ہوئے ہیں اور یہ بیان ہو رہا ہے کہ ختمِ نبوت کا وہ مفہوم لینا چاہیئے جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شان کے بلند ہونے کا اظہار ہو۔ اسلام کے زندہ مذہب ہونے پر دلیل ہو۔ نہ کہ ایسا مفہوم جس سے رسولِ مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی کسرِ شان لازم آتی ہو۔ اس معقول اور عشقِ رسولؐ میں ڈوبے ہوئے اندازِ بیان کا یہ مطلب بنا لیا کہ جماعت احمدیہ ختمِ نبوت کے عقیدہ کو سُبکی اور لعنتی قرار دیتی ہے یقیناً کسی پرلے درجہ کے احمق یا انتہائی بددیانت انسان کا کام ہے۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیّ العظیم۔

سرزمین قادیان کا
اولین دواخانہ
جسے ۱۹۱۱ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ
نے اپنے مبارک ہاتھوں سے قائم فرمایا۔

قدیمی — اولین — شہرۂ آفاق
حَبِّ اطہر (رجسٹرڈ)
مکمل کورس — بیس ۲۰/- روپے

دوائی خاص — زنانہ امراض کا واحد علاج۔
دوا دلنس کی قیمت چھ ۶/- روپیے
نُورِ جامِ عشق — طاقت کی لاثانی دوا قیمت ۴۰ گولی سولہ ۱۶/- روپیے
حَبِّ مفید النساء — بے قاعدگی کا بہترین علاج — پانچ ۵/- روپیے
نرینہ اولاد گولیاں — انعام خداوندی قیمت فی کورس پندرہ ۱۵/- روپیے
حَبِّ مسان — سوکھے کی مجرّب دوا — تین ۳/- روپیے
معین الصحت — تلی بخش — خرابی جگر اور یرقان کا علاج
قیمت پانچ روپیے (۵/-)

ہمارا اصول • صاف ستھرے اجزاء • دیانتدارانہ دوا سازی • عمدہ پیکنگ • غریبانہ قیمت • مخلصانہ مشورہ۔ اور اسی اصول کے تحت ۱۹۱۱ء سے آپ کی خدمت کرتے چلے آرہے ہیں
حکیم نظام جان اینڈ سنز
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ • بالمقابل ایوانِ محمودؓ۔ ربوہ

الفردوس
انارکلی میں لیڈیز کے سٹور کے لئے
آپ کی اپنی دکان ہے
— الفردوس —
۸۵ - انارکلی - لاہور

طابع و ناشر: ابو العطاء جالندھری - پرنٹر: سید عبد الحئی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقامِ اشاعت: دفتر ماہنامہ الفرقان - ربوہ

وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی - اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہونگی کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے - یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے ہیں - اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہوجاتی پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہوگئے جیسا کہ خدا نے فرمایا : و ما کنا معذبین حتی نبعث رسولا - اور توبہ کرنیوالے امان پائینگے اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں ان پر رحم کیا جائیگا - کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو ؟ ہرگز نہیں - انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا - یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے - میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے - اے یورپ ! تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا ! تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو ! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کریگا - میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں - وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا - مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائیگا جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں - میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے -

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے - نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائیگا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے - مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی - اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ ،،

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۵ - ۲۵۷)

Monthly **AL-FURQAN** *Rabwah*

January 1975 **Regd. No. L 5708**

مقام عبرت

احباب ذیل کے اقتباس کو غور اور توجہ سے مطالعہ فرمائیں

مدیر ہفت روزہ **ایشیا** لاہور زیر عنوان "کاش ہم عبرت پکڑ لیں" لکھتے ہیں :-

"طوفان ، زلزلے ، سیلاب ، بارشیں اور اس نوع کی دوسری آفات سماوی کی توجیہ ماہرین طبیعیات خواہ کچھ کریں ۔ اللہ تعالیٰ کی سچی اور پاک کتاب قرآن کا موقف ان کے بارے میں بالکل جداگانہ ہے وہ ان آفات کو اللہ تعالیٰ کی تنبیہ اور عذاب قرار دیتی ہے قرآن پاک میں ایسے متعدد تاریخی قصص بیان ہوئے ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جب کسی قوم میں کوئی پیغمبر مبعوث کیا اور قوم نے اسکی بات رد کر دی تو اسے پہلے متنبہ کیا گیا کہ جو روش تم نے اختیار کر رکھی ہے اس کا نتیجہ تمہاری تباہی کے سوا اور کچھ نہ نکلے گا ۔ جب اس تنبیہ پر بھی قوم نے کان نہ دھرا تو اللہ تعالیٰ نے اپنی سنت کے مطابق اس قوم کو عذاب میں جکڑ لیا اور روئے زمین سے اس کا نام و نشان مٹا کر رکھ دیا ۔ جو قومیں اپنے پیغمبروں کی تعلیمات سے منحرف ہو کر راہ ضلالت پر جا پڑیں اللہ تعالیٰ نے ان سے بھی یہی معاملہ فرمایا ۔ ایک سچا مسلمان ان آفات کو اسی نقطہ نظر سے دیکھتا اور عبرت پکڑتا ہے ۔

اب دیکھئے ہم پے در پے ان آفات سے دو چار ہوتے جا رہے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ جو حصہ اب پاکستان کہلاتا ہے اس پر بار بار خدا کی تنبیہات نازل ہو رہی ہیں ۔ ۱۹۷۳ء کا ہولناک سیلاب اور اب سوات ہزارہ میں آنے والا زلزلہ ان ہی تنبیہات سے عبارت ہیں ۔ بحیثیت مجموعی پوری قوم گرانی ، لاقانونیت اور سیاسی انتشار کے عذاب میں مبتلا ہے لیکن ہم ہیں کہ آنکھیں کھول کر دیکھنے اور اپنے طرز عمل میں تبدیلی پیدا کرنے کے لئے تیار نہیں ۔

اللہ تعالیٰ کسی قوم کی رسی تا دیر دراز نہیں رکھتا ۔ آخر کار وہ وقت موعودہ پر اسکی رسی کھینچتا ہے اور اسے دوسروں کے لئے نشان عبرت بنا کر رکھ دیتا ہے ۔ کاش ہم نشان عبرت بننے سے پہلے خدا کی ان تنبیہات سے عبرت پکڑ لیں "

(ایشیا لاہور ۔ جنوری ۱۹۷۵ء صفحہ ۲)

نائیلر نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا ۔